اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم ـ یک شنبہ
۱۸ محرم ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۱۰
جلد ۴۵/۱۰ | ۲۹ ظہور ۱۳۳۵ ہش | ۲۶ اگست ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

جابہ ۲۴ اگست ـ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ـ اخبار احمدیہ ـ

ربوہ ۲۵ اگست ـ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت آج الحمد للہ نسبتاً بہتر ہے۔ بخار ابھی اس وقت تک نہیں ہوا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

ـ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو بلڈ پریشر کی تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ احباب میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں ؛

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا اخلاص نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

فتنہ پرداز لوگ عزیزم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پر اور ان کے خاندان پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر چوہدری صاحب کی خصوصاً اور ان کے خاندان کی عموماً خدمات ایسی شاندار ہیں کہ مجھے یا کسی اور کو اس بارے میں لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن ہر احمدی چونکہ نہ چوہدری صاحب سے پوری طرح واقف ہے۔ نہ ان کے خاندان سے اور چونکہ ایک مخلص دوست نے کراچی سے لکھا ہے کہ چوہدری صاحب کے بارے میں جلدی اعلان ہو جانا چاہیئے تھا۔ دیر ہو جانے کی وجہ سے بعض لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے میں عزیزم چوہدری صاحب کا خط یا دل نخواستہ الفضل میں شائع کرتا ہوں۔ یا دل نخواستہ اس لئے کہ چوہدری صاحب اور ان کے والد صاحب مرحوم کی قربانیاں خلافت کے بارے میں ایسی ہیں کہ ان کی برأت کا اعلان خواہ انہی کی قلم سے ہی ہو۔ مجھ پر گراں گزرتا تھا لیکن دشمن چونکہ اوچھے ہتھیاروں پر آتر آیا ہے اور جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ اس لئے میں چوہدری صاحب کا خط الفضل میں شائع کرواتا ہوں۔ جن لوگوں کے دل میں منافقوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کی وجہ سے چوہدری صاحب کے بارے میں کوئی شک یا تردد پیدا ہوا تھا وہ استغفار کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ چوہدری صاحب کا یہ شکوہ بجا ہے کہ کیوں نہ میں نے عہد وفاداری کے طلب کرتے ہی خود اپنی طرف سے لکھ دیا کہ میں چوہدری صاحب کے پوچھے بغیر ہی انکی وفاداری کا اعلان کرتا ہوں۔ بے شک انکا حق یہی تھا۔ کہ میں ان کی طرف سے ایسا اعلان کر دیتا۔ لیکن منافق دشمن اس پر پراپیگنڈا کرتا کہ دیکھو چوہدری صاحب اتنی دور بیٹھے ہیں، پھر بھی یہ شخص جھوٹ بول کر ان کے منہ میں الفاظ ڈال رہا ہے اور ہم لوگ اس جھوٹ کا جواب دینے کی مشکل میں مبتلا ہو جاتے۔ چوہدری صاحب دور بیٹھے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ اس وقت جس دشمن سے ہمارا واسطہ پڑا ہے وہ کتنا جھوٹا ہے۔ ہزاروں ہزار آدمیوں کی طرف سے وفاداری کا اعلان ہو رہا ہے مگر نوائے پاکستان یہی لکھے جا رہا ہے کہ ہمیں معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ مرزا محمود کی جماعت زیادہ سے زیادہ متحد ہوتی جا رہی ہے کہ ان کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پیش کرے۔ پس چوہدری صاحب کا اپنا خط چھپنا ہی مناسب تھا۔ اس خط سے جتنے دشمن کے دانت کھٹے ہوں گے میرے اعلان سے اتنے کھٹے نہ ہوتے۔ بلکہ وہ یہ شور مچاتا کہ اپنے پاس سے بنا کر جھوٹے اعلان کر رہے ہیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی
۲۴-۸-۵۶

نقل خط چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہیگ ۱۱ اگست ۱۹۵۶ء

سیدنا و امامنا ـ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

یہاں الفضل کے پرچے ہوائی ڈاک سے ہفتہ میں ایک بار پہنچتے ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۵۶ء

کیا خاک کوئی سمجھے نہیں ہے کہ یہ ہاں ہے

ہم نے "دو ٹوک فیصلہ کا آسان طریقہ" کے زیر عنوان اپنے اداریوں میں "پیغامیوں" کو چیلنج کیا تھا۔ کہ وہ اعلان کریں۔ کہ آیا وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو خلیفۃ المسیح مانتے ہیں یا نہیں۔ "پیغام صلح" نے اس کا جو عجیب و غریب متضاد جواب دیا ہے۔ حسب ذیل ہے:۔

"جس دو ٹوک فیصلہ" کی الفضل نے ہمیں دعوت دی ہے۔ وہ بھی سن لیجئے۔ اس کا سوال ہے۔ جس کو اپنی تین قسطوں میں اس نے بار بار دہرایا ہے کہ:۔

"خلیفۃ المسیح اول کو خلیفۃ المسیح مانتے ہیں یا نہیں"۔

اس کا جواب مختصر لفظوں میں یہ ہے۔ کہ ہم یقیناً حضرت مولانا نور الدین صاحب رحؒ کو خلیفۃ المسیح مانتے۔..... اور انہیں فی الحقیقت خدا کا مقرر کردہ خلیفہ یقین کرتے ہیں"

اسی مضمون پر لکھتے لکھتے آخر "پیغام صلح" نے حسب ذیل پر جا کر تان توڑی ہے۔

"خدا کا مقرر کردہ خلیفہ" فی الحقیقت حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ جو منہاج نبوت پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ بن کر آئے۔ آپ کے بعد خلافت اس انجمن کی ہے۔ جو آپ نے اپنی زندگی میں بنائی۔ اور "الوصیت" میں اسے "خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین" قرار دیا۔ وہ انجمن اب لاہور میں ہے۔ جو بقول حضرت مولانا نور الدین "بہ ہیئت مجموعی خلیفۃ المسیح" بن کر خدا کے مامور کی جانشینی کا حق ادا کر رہی ہے۔ یہ ہے "دو ٹوک فیصلہ" کیا اس کے بعد بھی "الفضل" کو کسی اور فیصلہ کی ضرورت ہے۔" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۵۶ء)

اس کو کہتے ہیں ؎

نہیں کرتے انہیں کچھ دیر لگتی ہے نہ ہاں کرتے
ابھی اقرار چٹکی میں ابھی انکار چٹکی میں

"پیغام صلح" کا آخری فقرہ ہے۔ کہ کیا اس کے بعد بھی الفضل کو کسی اور فیصلہ کی ضرورت ہے۔ جی نہیں۔ ایسے جواب کے بعد اور فیصلہ کی ضرورت ہی کہاں رہ جاتی ہے۔ البتہ الفضل وضاحت کے لئے چند سوالات کرنا چاہتا ہے۔

(۱) جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ خلیفۃ المسیح تھے۔ کیا اس دوران میں بھی انجمن خلیفۃ المسیح ہی رہی تھی۔ یا اس کی یہ خصوصیت زائل ہو گئی تھی۔ اگر ہو کر تھی۔ تو اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ ایک وقت میں دو خلیفۃ المسیح متوازی طور پر چل رہے تھے۔

(الف) دونوں کی قوت برابر تھی یا کم و بیش۔

(ب) دونوں ایک دوسرے سے آزاد تھے یا دونوں میں تابع متبوع کا تعلق تھا۔ کون تابع تھا اور کون متبوع؟

(۲) انجمن کے جو اس وقت چودہ ارکان تھے۔ کیا خاص وہی بہ حیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح تھے؟ یا اگر ان میں سے کوئی ایک چلا جائے یا زیادہ چلے جائیں۔ یا کسی اور طرح سے رکن نہ رہے تو اس کی یا ان کی جگہ جو رکن یا ارکان بنائے جائیں۔ وہ مل کر بھی انجمن خلیفۃ المسیح رہی یا نہیں۔

(۳) یہ انجمن قادیان میں تھی یا لاہور میں؟

(۴) اختلاف کے وقت انجمن کے کتنے ارکان لاہور چلے گئے تھے۔ اور کتنے باقی رہے تھے؟

(۵) کیا یہ درست نہیں ہے۔ کہ چودہ میں سے جانے والوں کی تعداد صرف $\frac{5}{6}$ تھی۔

(۶) کیا مقام انجمن اور تعداد کے لحاظ سے قادیان میں رہنے والے ارکان انجمن نہیں تھے؟ کیوں؟ اگر وہ انجمن نہیں تھے۔ تو لاہور جانے والے جن کی تعداد بھی بہت کم تھی۔ اور قادیان سے جو منتقل ہو گئے تھے۔ کس منطق یا قانون کی رو سے ایسی انجمن بن گئے ہیں۔ جو بقول آپ کے خلیفۃ اللہ کی جانشین ہے۔

"پیغام صلح" نے ایک وقت میں دوہری خلافت کے ثبوت میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کی ایک وضاحت کا حسب ذیل اقتباس دیا ہے:۔

"حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے۔ وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا۔ اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا۔ اور ادھر چودہ اشخاص کو فرمایا۔ کہ تم بہ ہیئت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے۔ اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی۔ کہ اسے اپنا خلیفہ مانو۔ اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔" (پیغام صلح ۲۲ اگست ۱۹۵۶ء)

اگر پیغام صلح کے ارسطو اس عبارت پر غور کرنے کی زحمت گوارا کرتے۔ تو وہ "خلافت المسیح" کا (نعوذ باللہ) وہ تیا پانچا نہ کرتے۔ جو انہوں نے کیا ہے۔ یہ ایک معرفت کا نکتہ تھا۔ جس کو سمجھنا اتنا آسان نہیں۔ جتنا کہ "پیغام صلح" نے سمجھا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس معرفت کے نکتہ کو سمجھنا پیغامیوں کے بس کی بات بھی نہیں۔

آپ "پیغامیوں" کو کھول کر یہ سمجھانا چاہتے تھے۔ کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ انجمن خلیفۃ المسیح ہے۔ ذرا سمجھنے کی کوشش کرو۔ کہ خلیفہ انسان یا انسانوں کی انجمن نہیں بناتی۔ بلکہ دراصل خلیفہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جس کو چاہا۔ خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور تم جس کو خلیفۃ المسیح کہتے ہو۔ یعنی انجمن کو جس کے چودہ ارکان ہیں۔ ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرا دی ہے۔ یہ ہے اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمہارے مظنونہ خلیفۃ المسیح کی حقیقت۔ تمہاری اور جماعت کی بیعت اور رضامندی سے ظاہری قانون کا یہ عذر بھی کہ ہم نے تو اس کو خلیفہ مانا نہیں یہ خود ہی خلیفہ بن بیٹھا ہے۔ رفع ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ عذر کہ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ معرفت کا نکتہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جس کو چاہا۔ خلیفہ بنایا۔ اور دوسری طرف خلافت پر معترض ہونے والوں کو بھی باندھ کر بیعت کرا دی۔

اگر طبیعت پر زور دے کر آپ یہ معرفت کا نکتہ سمجھ لیتے۔ تو وہ تضاد خود بخود رفع ہو جاتا۔ جو آپ کی توجیہہ سے بالبداہت پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ بھی آسانی سے سمجھ آ سکتی ہے۔ کہ خلیفہ اللہ تعالےٰ ہی بناتا ہے۔ کسی انجمن کی یہ طاقت نہیں کہ وہ خود خلافت کرے۔ یا خلیفہ بنائے وہ تو اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کے سامنے دست بستہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ البتہ جب اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ تو بڑے بڑے سرکشوں کو بھی باندھ کر اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کی بیعت کرا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ویسے یہ کوئی مقررہ سنت نہیں ہے۔ کہ سارے کے سارے سرکشوں سے ضرور بیعت کرائے اس کے پاس اپنی خلافت کی حفاظت کے اور بھی کئی طریقے ہیں۔ مثلاً خلافت ثانیہ کے وقت اللہ تعالےٰ نے آزمودہ لوگوں کو انجمن سے ہی نکال دیا۔ اور اس طرح اپنی خلافت کو محفوظ کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے عہد خلافت میں انہوں نے اپنے تئیں پوری طرح ننگا کر دیا تھا۔ ان کی ریشہ دوانیاں راز آشکارا ہو چکی تھیں۔ مرضِ مزمن ہو چکا تھا۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ قادیان سے مرض کی جڑ ہی کاٹ دی جائے۔ چنانچہ یہ مرض اتنا خطرناک تھا۔ کہ باہر جا کر بھی حملے کرنے سے باز نہیں آیا۔ مگر خلافت ثانیہ اتنی مضبوط اور مستحکم ہو چکی ہے۔ کہ اس مرض کے حملے تار عنکبوت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔

ہم نے الفضل میں ایک ٹریکٹ "اعلان حق" کے چند حوالے بھی دیئے تھے۔ جن سے "پیغامیوں" کی متلون طبیعت کا پتہ بھی ملتا تھا۔ کہ وہ بیعت کے باوجود حضرت خلیفہ اول رضؓ کے عہد میں کیا کیا کارنامے کرتے رہے ہیں۔ اس کے متعلق "پیغام صلح" نہایت دیدہ دلیری سے لکھتا ہے:۔

"الفضل" نے ان تین اقساط میں کسی گمنام ٹریکٹ "اظہار الحق" سے بعض عبارتیں نقل کر کے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ بزرگانِ لاہور نے حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں انہیں برا بھلا کہا۔ اور ان کی خلافت پر نکتہ چینی کی۔ ہم ایڈیٹر "الفضل" کو بتانا چاہتے ہیں کہ یہ ٹریکٹ بھی میاں صاحب کی پیدا کردہ جماعت انصار اللہ کے کارناموں کا ایک حصہ ہے۔ خود ہی ٹریکٹ لکھ کر ایک گمنام شخص کی طرف سے ایسی طرز پر نکلوانا کہ وہ اصحاب لاہور کی طرف سے معلوم ہو۔ اور پھر خود ہی اس کا جواب انصار اللہ کی طرف سے شائع کرنا یہ وہ سیاسی چالیں ہیں۔ جو حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں بزرگانِ جماعت لاہور کو بدنام کرنے کے لئے عموماً اختیار کی جاتی تھیں۔" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۵۶ء)

"پیغام صلح" شاید وہ کھلی چٹھی بھول گیا ہے۔ جو اس نے اپنی اشاعت ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء میں شائع کی تھی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ

"جو ٹریکٹ ہم نے دیکھے ہیں۔ اس میں ذرا شک نہیں۔ کہ اکثر باتیں ان کی سچی ہیں۔...... ...... ہمارے خیال میں یہی رائے تمام جماعت کی ہو گی۔" (پیغام صلح ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء)

کیا یہ چٹھی بھی "میاں صاحب" نے "پیغام صلح" کے دفتر پر مسمریزم کر کے چھپوا دی تھی۔ پھر الفضل نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۲/۸/۵۶ میں جو ڈاکٹر مرزا محمد یعقوب صاحب کی چٹھی نقل کی ہے۔ کیا وہ بھی "میاں صاحب" ہی نے جادو کر کے لکھوا دی تھی۔ اور جو خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے حوالے اسی مضمون میں دیئے ہیں۔ کیا یہ بھی "میاں صاحب" ہی نے جماعت انصار اللہ کے ذریعہ آپ سے لکھوائے تھے۔ کچھ تو خدا کا خوف چاہیئے۔ ایسے بہتان باندھنے سے پہلے کونسا نفع آپ نے اٹھایا ہے۔ کہ اب اٹھا لیں گے (باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

مخلصین جماعت کے خطوط

موعود خلیفہ سے روگردانی کرنیوالے کس طرح ایمان کا دعویٰ کر سکتے ہیں

محترم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود و آلہ المصلح الموعود

سیدنا و مطاعنا
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
آمین

England
8/7/56

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گزشتہ اتوار یعنے ۵ اگست کو لنڈن میں مکرمی مولود احمد خان صاحب نے ایک ضروری اجلاس بلایا تھا۔ جس میں یہ عاجز بھی شامل ہوا۔ وہاں معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے کوئی فتنہ کھڑا کیا ہے۔ اگر مولوی عبدالوہاب صاحب عمر اس میں شامل ہیں تو میں حیران ہوں۔ کہ وہ اپنے ولی اللہ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور بزرگ والد کے ارشادات عالیہ کو بھی فراموش کر چکے ہوئے ہیں۔ بہر حال عبدالوہاب عمر ہوں یا کوئی اور ہمارے نگاہ میں اس فتنہ میں شامل ہونے والوں کی عزت خاک بھی نہیں رہتی

مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ لوگ معمولی عقل سے بھی کام نہیں لیتے۔ کس قدر واضح تنبیہ تھی۔

مقامِ او مبیں از راہِ تحقیر
بدوراں نش رسولاں ناز کردند

موعود خلیفہ اور المصلح الموعود سے روگردانی یا دشمنی کرنا بغض یا کینہ رکھنا اس پاک وجود کے خلاف سازشیں کرنا یہ ایسے افعال ہیں جن کے بعد کوئی شخص احمدی نہیں رہ سکتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھنے کا دعوےٰ ایسے لوگ کس طرح کر سکتے ہیں۔ جو ایسے لوگوں کے کہنے میں آتا ہے اس سے زیادہ احمق اور کون ہو سکتا ہے

حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چالیس دن کی دعائیں اور پھر اس خاص دعا کی قبولیت پھر اس موعود کی علامات اور خصوصیتیں ان سب کو نظر انداز کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ ایسے شخص کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں بلکہ نعوذ باللہ حضور کو حضور کے دعاوی میں سچا نہیں سمجھتا۔ اور پھر بالخصوص جبکہ وہ علامات پوری ہوتیں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور ان خصوصیات کا ہم نے خود مشاہدہ کیا۔ یہ فتنہ کھڑا کرنے والے تو خوب جانتے ہوں گے۔ کہ وہ احمدیت کے خلاف کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی نادان ان کی باتوں پر کان دھرتا ہے۔ تو کیا وہ نہیں جانتا کہ یہ لوگ اس کو کس گڑھے میں گرا رہے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ جب تک کوئی شخص اندرونی طور پر احمدیت کا معاند نہ ہو۔ کبھی ایسے فتنہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔ وہ خواہ عبدالوہاب عمر ہوں یا کوئی اور۔

حضور اقدس فرماتے ہیں ؎

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہمیں معلوم ہے اندھیرے آئیں گے لیکن وہ سب دور کئے جائیں گے۔ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" اس لئے ہمیں کبھی کوئی گھبراہٹ نہیں ہوئی۔ ہم اس کے دامن سے وابستہ ہیں جو محبوب الٰہی ہے اور اسی دامن سے وابستہ رہیں گے انشاء اللہ العزیز جب تک کہ خالق و مالک حقیقی کے حضور حاضر نہ ہو جائیں۔ اپنی اولاد کو بھی ہماری یہی نصیحت اور وصیت ہے اور اسی پر عمل پیرا ہو کر وہ ہم سے اور ہم ان سے رہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں قائم رکھے اسی راہ پر اخلاص اور عشق کے ساتھ آمین اللھم ربنا آمین اللہ تعالیٰ حضور اقدس کو لمبی عمر صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ عطا فرمائے اور تمام موعودہ فتوحات اسلامیہ عطا فرمائے۔

حضور اقدس اور خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد نسلوں اور متعلقین اور احمدیت سے اخلاص کے ساتھ وابستہ رہنے والوں اور حضور اقدس سے اطاعت و فرمانبرداری کا تعلق رکھنے والوں کو دینی اور دنیوی نعمتوں نیز روحانی و جسمانی صحتوں سے سرفراز و مالا مال فرمائے وارث بنائے اور بنائے رکھے۔ اور حضور کا سایہ اطہر و مبارک ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین یا سمیع الدعاء ارحم الراحمین

والسلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ادنیٰ ترین اور محتاج دعا خادم۔ عبداللہ

اللہ تعالیٰ نے حضور کے طفیل ہی مجھے کشوف سے نوازا

مکرم محمد اقبال شاہ صاحب نے نیروبی مشرقی افریقہ سے حضور کی خدمت میں مندرجہ ذیل اخلاص نامہ لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

بخدمت سیدنا و امامنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔
ہمیں پاکستان سے دوری کی وجہ سے اخبار الفضل دیر سے ملتے ہیں۔ لیکن مشن کو بذریعہ ہوائی جہاز ڈاک اخبارات آنے کی وجہ سے بعض اہم اور ضروری معاملات کا جلد علم ہو جاتا ہے۔ ان اخبارات کو پڑھ کر ازحد رنج اور دکھ ہوا کہ بعض منافقین نے حضور کو تکلیف پہنچائی اور جماعت کے کام اور اتحاد کے راستہ میں روڑا اٹکانے کی کوشش کر رہے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون

میرے پیارے آقا حضور کا یہ غلام حضور کی خدمت اقدس میں یہ امر بڑے فخر کے ساتھ لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو محض حضور کے ساتھ ناطہ اور تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے اپنے خاص احسانات سے نوازا اور عاجز کو کشوف کی نعمت سے نوازا

ضروری اعلان برائے زائرین قادیان

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

بہت سے پاکستانی احباب قادیان جاتے رہتے ہیں۔ جن کے متعلق نہ تو قبل از وقت دفتر حفاظت ربوہ کو کوئی علم ہوتا ہے۔ اور نہ ہی قادیان کے احباب کو اس کے متعلق کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ لہذا قادیان کے مخصوص حالات کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو پاکستانی دوست قادیان جانا چاہیں انہیں قبل از وقت دفتر حفاظت مرکز ربوہ سے اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ امید ہے سب احباب اس ہدایت کی تعمیل فرمائیں گے۔ تعمیل اور نگرانی کی غرض سے یہ ہدایت قادیان بھی بھجوائی جا رہی ہے۔

امراء صاحبان مقامی و ضلع ہائے مغربی پاکستان یہ اعلان مساجد میں سنا کر ممنون فرمائیں اور اسکی نگرانی رکھیں۔ فقط والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۲۰-۸-۵۶

اس صورت میں میرے آقا اور میرے محسن امام اگر ساری دنیا بھی حضور کے خلاف ہو جائے تو میں اس کو ٹھکرا دوں گا۔

یہ عاجز اور اسکی بیوی اور اس عاجز کی تمام اولاد اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر بغیر کسی قسم کے جبر و اکراہ کے نہایت ہی خوشی اور صحیح قلب سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم سب اللہ تعالیٰ پر اس کے تمام انبیاء پر اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہمارا پختہ اور کامل ایمان ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دور کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے خلیفہ ہیں۔ اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنا جزوِ ایمان اور باعث نجات سمجھتے ہیں۔ اسی طرح سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالےٰ بناتا ہے۔ اور حضور پرنور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے خلیفہ ہیں۔ اور حضور کی ذات سے علیحدہ رہ کر سوائے ضلالت اور گمراہی کے کچھ بھی نہیں۔ اور ہم حضور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق پسر موعود و مصلح موعود مانتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے، کہ پسر موعود اور مصلح موعود کے متعلق کئی پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اور جو ابھی پوری نہیں ہوئیں۔ وہ انشاء اللہ تعالےٰ ضرور پوری ہوں گی۔

میرے آقا۔ یہ منافق کہتے ہیں۔ کہ ایک دو سال میں یہ خلافت ختم ہو جائیگی۔ لیکن ان کے بالمقابل میں اپنے حقیقی خدا کو مخاطب کر کے لکھتا ہوں۔ کہ اے خدا تو میری باقی ماندہ زندگی میرے نہایت ہی پیارے اور محسن آقا سیدنا محمود خلیفۃ المسیح الثانی کو دیدے۔ اسی طرح سے اے میرے خدا تو بے شک میری ساری اولاد کو اس دنیا سے آج اٹھالے۔ اور ان کی تمام باقیماندہ زندگی میرے آقا کو دے دے۔ ہمارے وجود سے نہ دنیا کو فائدہ اور نہ دین کو فائدہ لیکن مصلح موعود سے قوموں کو برکت اور دین کو تقویت۔ اس لئے اے خدا تو ہماری دعا قبول فرما۔ اور مصلح موعود کو لمبی عمر اور برکت سے مالامال کر۔ آمین ثم آمین۔ ہم سب اللہ تعالےٰ کے حضور دعاگو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور ہر قسم کے شر سے بچائے۔ اور حضور کے ذریعہ سے ہم جلد احمدیت کا غلبہ دیکھیں۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ حضور سے مزید برکات و انعامات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے آقا۔ حضور کیوں یہاں تشریف نہیں لے آتے۔ اس ملک افریقہ میں رہنے والے تمام غلام حضور پر قربان و نثار ہونے کے لئے تیار ہیں۔ ان کو حضور کے علاج پر روپیہ کے متعلق اعتراض ہے۔ لیکن افسوس ان کو علم نہیں۔ کہ افریقہ کے احمدی اب بھی یہی چاہتے ہیں۔ کہ حضور مزید علاج کے لئے تشریف لے جائیں۔ اور افریقہ کا ہر ایک احمدی انشاء اللہ اپنے اموال کو خلیفۃ اللہ کے علاج کے لئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے پیش کریگا۔ اور اسے باعث سعادت سمجھے گا۔ کیونکہ ہمیں علم ہے۔ کہ مصلح موعود اللہ تعالےٰ کی ایک نعمت ہے۔ فقط والسلام۔ حضور کا ادنیٰ ترین غلام محمد اقبال شاہ۔

حضور کی طرف سے خط کا جواب

حضور نے فرمایا:۔

"جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان و اخلاص میں برکت بخشے۔ ایمان کا مقام یہی ہے۔ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفہ اولؓ کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں ایک وہ طبقہ جو تعلیم یافتہ ہے۔ اور اس لئے ہماری جماعت میں داخل ہوا ہے۔ کہ یہ منظم جماعت ہے۔ ان کی وجہ سے سکول اور کالج کھولے جائیں۔ ایک وہ جو میرے الہام اور میری صداقتوں کو دیکھ کر ایمان لائے ہیں۔ میں پہلی دو قسموں پر اعتبار نہیں کرتا۔ یہ ہر وقت مرتد ہو سکتے ہیں۔ میں صرف ان کو احمدی سمجھتا ہوں۔ جو تیسرے گروہ میں شامل ہیں۔"

مکرم بابو شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کا خط:۔

بحضور سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ تعالیٰ حضور کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور اپنی ہر قسم کی نعمتیں حضور پر ختم کر دے۔ اور سب مقاصد عالیہ تکمیل تک پہنچا دے۔ آمین۔

آج حضور کا پیغام احباب جماعت کے نام ۲۵/۸/۵۶ کے اخبار الفضل میں موصول ہوا۔ جس کے متعلق حضور کی اطلاع کے لئے حسب ذیل عرض ہے:۔

اللہ رکھا راولپنڈی سے سیدھا پشاور آیا تھا۔ شام کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز ملا۔ اور مولوی محمد صدیق صاحب کا تعارفی نوٹ جو مولوی صاحب نے اللہ رکھا کی نوٹ بک میں مولوی چراغ دین صاحب کے نام لکھا تھا، مجھے بتایا۔ مولوی چراغ دین صاحب ان دنوں مردان میں تھے۔ میں نے آنے کی غرض پوچھی۔ کہا کہ میں تبلیغ کے لئے وقف ہوں۔ مجھے لٹریچر دیا جاوے۔ پشاور میں تبلیغ کروں گا۔ اور مسجد میں رہوں گا۔ میں نے کہا کہ مرکز کی طرف سے کوئی خط تمہارے پاس اس بارہ میں ہے۔ کہا کہ میں اپنے شوق سے تبلیغ کرتا ہوں۔ نظارت کی طرف سے کوئی خط میرے پاس نہیں ہے۔ مجھے اس کے قادیان کے معاملہ اور وہاں سے نکالے جانے کا کوئی علم نہیں تھا۔ نہ اس کو پہچانتا تھا۔ مگر اس کی باتیں مشکوک اور بے عقلی کی تھیں۔ اس لئے میں نے اس کو کہا، کہ نہ تم مسجد میں رہ سکتے ہو۔ نہ تمہاری تبلیغ کی ہمیں ضرورت ہے۔ اور میں نے خیال کیا۔ کہ مولوی محمد صدیق صاحب نے اپنی سادگی کی وجہ سے اس کو تعارفی رقعہ دیا ہے، ورنہ یہ شخص قابل اعتبار معلوم نہیں ہوتا۔ اتنے میں ایک احمدی دوست میاں عطاء اللہ صاحب مسجد میں آئے۔ اور اللہ رکھا کو دیکھ کر اس کو کہا۔ کہ تم تو قصہ خوانی بازار کی دکانوں میں ڈاکٹر سعید احمد خان غیر مبائع کا پتہ پوچھ رہے تھے۔ کہنے لگا ہاں اگر ڈاکٹر صاحب مجھے ملازمت دے دیں۔ تو میں چندہ دے دیا کروں گا۔ اس میں کونسی بری بات ہے۔ پھر اس نے بہت باتیں کیں۔ کہ کسی طرح مسجد میں رہے۔ مگر میں نے رہنے نہ دیا۔ اور نماز سے پہلے اپنا بستر اٹھا کر چلا گیا۔ مسجد کے باہر جا کر پہلے تو کہا۔ کہ میں احمدی ہوں۔ مگر امیر جماعت نے مجھے مسجد سے نکال دیا ہے۔ پھر کہا کہ عنقریب یہ لوگ بکریوں کی طرح ذبح کئے جائیں گے وغیرہ یہ باتیں ایک احمدی نوجوان سن رہا تھا۔ جس نے اس کے جانے کے بعد ہمیں بتائیں۔

اگلے دن عصر کے وقت ڈاکٹر سعید احمد خاں صاحب غیر مبائع کے بنگلہ پر گیا۔ اور ان کو کہا۔ کہ قادیانی جماعت کے امیر اور دوسرے قادیانی آپ کے نام کو سنکر آگ بگولہ ہو گئے اور امیر جماعت نے مجھے بے عزت کر کے مسجد سے نکال دیا وغیرہ۔ ایک احمدی کمپونڈر بھی وہاں موجود تھے۔ جس نے اس الزام کی تردید کی۔ اور کہا کہ امیر صاحب نے ناواقفیت کی وجہ سے اس کو رہنے نہ دیا ہوگا۔ کیونکہ اکثر چوری ہو جاتی ہے۔ جس کی حاضرین مجلس اور ڈاکٹر صاحب نے بھی تصدیق کی۔ اس کے بعد اللہ رکھا غیر مبایعین کی انجمن میں تین دن ٹھہرا رہا۔ اور میری غیر حاضری میں ظہر و عصر کو ہماری مسجد آجاتا۔ اور میرے خلاف پراپیگنڈا اور اپنی درویشی بیان کرتا رہتا۔ مجھے علم ہوا۔ تو میں نے دوستوں کو ہدایت کر دی، کہ مسجد میں اس کو آنے نہ دیا جاوے۔ اس کے بعد وہ دیگر جماعتوں میں امداد کی خواہش کے لئے پھرتا رہا۔ اور مردان میں مولوی چراغ دین صاحب اور قاضی محمد یوسف صاحب سے بھی ملا۔ اور میری شکایت ان سے کی۔ جب مولوی چراغ دین صاحب پشاور آئے اور اللہ رکھا کو علم ہوا۔ تو وہ مولوی چراغ دین صاحب کے پاس جا کر منت کرنے لگا۔ کہ مسجد میں رہنے کی اجازت دی جاوے۔ مگر مولوی چراغ دین صاحب نے کہا۔ کہ امیر جماعت کی اجازت کے بغیر میں ایسا نہیں کر سکتا۔

حضور عالی یہ حالات حضور کی خدمت میں اس لئے عرض ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ پشاور کا اللہ رکھا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ طالب دعا۔ حضور کا ناچیز خادم خاکسار شمس الدین (امیر جماعت احمدیہ پشاور) ہیڈ کلرک پولیٹیکل ہمند ایجنسی پشاور چھاؤنی۔

ایک معزز دوست کا خط:۔

ایک معزز دوست کی طرف سے کراچی سے نصر کے متعلق (جس کا ذکر لطف الرحمٰن صاحب درد کی شہادت میں آچکا ہے) مندرجہ ذیل خط موصول ہوا ہے:۔

بخدمت شریف جناب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضور اقدس تقریباً دو سال پہلے کی بات ہے۔ کہ نصر ولد ابوالفضل محمود بندہ کی معرفت اپنے خطوط منگوایا کرتا تھا۔ کیونکہ یہ لڑکا میرے نزدیک اچھے چال چلن کا نہ تھا۔ اس لئے بندہ نے آج سے دو سال پہلے ہی اس کو منع کر دیا تھا۔ کہ میری معرفت خط کبھی نہ منگوایا کرے۔ لیکن پھر بھی خط میری معرفت آتے رہے۔ آخر میں نے اس کو کہا۔ کہ اگر تمہارے خط

(باقی صہ۱۲ پر دیکھیں)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور

ان مخلصین کی فہرست دعا کے لئے پیش کر کے شائع کی جا رہی ہے جنہوں نے اچھا کام کیا

تا وہ اور دوسرے احباب جلد تر وعدے سو فیصدی پورے کریں۔

کارکنوں کے اچھے کام کا معیار

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جن احباب کرام نے اپنے وعدے دفتر اول و دفتر دوم کے ۳۱ جولائی اور ۱۹ اگست تک سو فیصدی پورے کئے ان کی نام بنام فہرست معہ ان کے وعدہ کی ادا کردہ رقم کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی. اور ان مقامی جماعت کے عہدہ داروں کے نام بھی پیش کئے۔ جن کے وعدہ دفتر اول و دوم بحیثیت مجموعی کم سے کم ۶۰ فیصدی ادا ہو چکے تھے یا اس سے اوپر تھے۔ کیونکہ وکیل المال تحریک جدید کے نزدیک اچھے کام کے لحاظ سے ۶۷ فیصدی سے کم نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن چونکہ وصولی کا وقت دوستوں کو تھوڑا ملا تھا۔ اس لئے اچھے کام کا معیار ۶۰ فیصدی رکھا گیا۔ اس کے ساتھ حضور کی خدمت میں ان دوستوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ جو باوجود شدید خواہش اور اخلاص کے اب تک ادا نہ کر سکے. تا اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ ماہ اگست و ستمبر میں وہ بھی ادا کر کے اپنے بھائیوں کے ساتھ شانہ بشانہ مالی جہاد کرنے والے ہوں۔

وعدہ سو فیصدی پورا کرنے والوں کے ناموں کی اشاعت

بعض جماعتوں کی طرف سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو دوست اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر چکے ہیں ان کے نام اخبار میں شائع کر دیئے جائیں۔ تا ادا کرنے والے احباب کو علم ہو جائے۔ کہ ان کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش ہو گیا۔ اور کہ وہ احباب جو اب تک ادا نہیں کر سکے وہ بھی اپنے بھائیوں کی قربانیوں کو دیکھ کر جلد سے جلد ادا کریں۔ اس طرح ان کے دل میں جلد ادا کرنے کی خود بخود خواہش پیدا ہو گی۔ وکیل المال تحریک جدید تو اس سے متفق ہے۔ مگر نہ اخبار میں گنجائش ہے کہ وہ شائع کر سکے۔ اور نہ ہی وکیل المال کے بجٹ میں ایسی گنجائش ہے جس سے یہ خرچ ہو سکے۔ اس لئے افسوس کے ساتھ گزارش ہے کہ نام بنام فہرست اخبار میں شائع نہ ہو سکے گی۔ لیکن

مقامی کارکنان سے گزارش

ان جماعتوں کے نام اور ان کی نسبت فیصدی معہ ان کے کارکنوں کے جنہوں نے اچھا کام کیا ہے شائع کئے جا رہے ہیں وکیل المال تحریک جدید کا دفتر امیر جماعت یا صدر۔ سیکرٹری تحریک جدید سیکرٹری مال۔ اور خدام الاحمدیہ کے قائد یا ناظم تحریک جدید یا زعیم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل میں پُرزور اپیل کرتا ہے کہ اب تحریک جدید کے وعدوں کے سو فیصدی پورا کرنے کا وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور ہر مومن و مخلص کا دل اندر سے آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کو آخری دن آنے سے پہلے سو فیصدی ادا کر دینا ضروری ہے۔

سال رواں کے وعدے اور بقایا کی اطلاع

مقامی کارکنان کی اطلاع کے لئے یہ بھی گزارش کر دینا مناسب ہے کہ دفتر اول و دوم کے جن احباب کے سال رواں کے وعدے سو فیصدی ادا نہیں ہوئے یا جن احباب کے ذمہ کچھ نہ کچھ گزشتہ سال کا بقایا ہے۔ ان کو دفتر براہ راست بھی اطلاع دے چکا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ سیلاب وغیرہ کی وجہ سے کسی دوست کو دفتر کی چٹھی نہ مل سکے۔ چونکہ عام طور پر دوستوں کو اپنا حساب معلوم ہے۔ اس لئے وہ اپنی یاد پر ادا کریں۔ یا دفتر سے دریافت فرما لیں۔

ادائیگی چندہ تحریک جدید کا وقت معین کرنا ضروری ہے

تحریک جدید کے چندہ کی جلد وصولی کے بارے میں حضور کا ایک ارشاد اس پرچہ میں دیا جا رہا ہے مقامی کارکنان اس پر پابندی فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نمایاں کامیابی ہو گی۔ کیونکہ اس میں حضور کا فرمان یہ ہے۔ کہ جو ابھی ادا نہ کر سکیں ان سے کہا جائے کہ وہ وقت معین کر کے اقرار کریں کہ کس تاریخ کو دینگے۔ کیونکہ اگر ایک وقت مقرر کیا گیا ہو۔ تو وعدہ کرنے والے کو بھی فکر ہوتا ہے۔ کہ میں نے فلاں وقت کا وعدہ کیا ہوا ہے اسے پورا کرنا ضروری ہے اور کارکنان اور مرکزی کارکنان کو بھی آسانی ہوتی ہے۔ کہ معین وقت پر لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن عام طور پر جماعتیں اور ان کے کارکن وقت کی تعیین نہیں کراتے یا بعض کہہ دیتے ہیں کہ دوران سال میں دینگے ایسے احباب جب ان سے مطالبہ ہو تو کہتے ہیں کہ صاحب ابھی تو بہت وقت ہے۔ آخر تک ادا کر دیں گے۔ ان کا آخر نہیں آتا اور سال بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح رہ جاتے ہیں۔ اصل بات یہ صحیح ہے کہ وقت معین کرایا جائے۔ اب تو نو ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے ان سے یہی کہنا ہے۔ کہ جن کے پاس ہے وہ ابھی دے دیں۔ جن کے پاس نہیں وہ دس پندرہ دن تک ادا کرنے کا اقرار کریں۔ پس اس نوٹ کے ساتھ اچھا کام کرنے والے کارکنان کی فہرست حضور میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شائع کی جا رہی ہے۔ تا احباب اس قلیل عرصہ میں اپنے وعدے سو فیصدی پورے کریں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربانی اس وقت تک ۶۷ فیصدی ہو چکی ہے الحمد للہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام ممبر تحریک جدید کے اپنے چندے شروع تحریک سے براہ راست خود ادا فرماتے آ رہے ہیں۔ ابھی اس سال میں سے ۳۳ فیصدی کی رقم اور قابل ادا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ایک دو ماہ تک انشاء اللہ تعالیٰ وصول ہو جائے گی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خاندان کے بارہ میں اس کی اعلیٰ شان پر فرماتے ہیں۔

”ہم کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا قرار دیا ہے۔ اور بیٹا اس وجہ سے قرار دیا گیا ہے۔ تا آپ کے خاندان کو معلوم ہو۔ کہ وہ خویشوں میں سے ہیں۔ اور ان سے زیادہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ دین کی خدمت کریں گے پس تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خویشوں میں سے ہو۔ اوروں سے زیادہ دین کی خدمت کرنی چاہیئے“۔

پس خاندان کی ۳۳ فیصدی والی کمی اگست ستمبر میں پوری ہونی چاہیئے خاندان کے احباب اگر اس پر خاص توجہ دیں گے اور ان کو توجہ کرنی چاہیئے۔ تو انشاء اللہ العزیز کامیاب ہوں گے۔

جماعت کراچی

کراچی کی جماعت کے مرکزی سیکرٹری مال شیخ عبدالوہاب صاحب ایک نوجوان محنت شاقہ کرنے والے ہیں۔ اور امیر جماعت شیخ رحمت اللہ صاحب ہیں۔ جنہوں نے ذاتی طور پر سیکرٹری مال کے ساتھ بعض احباب کے گھروں پر جا کر تحریک کی کہ تحریک جدید ابھی ادا ہو۔ کیونکہ کراچی اپنی روایات اور شان کے مطابق قربانی کرنے میں کچھ پیچھے ہے۔ حالانکہ اسے آگے ہونا چاہیئے۔ چنانچہ احباب نے ان کی بات پر لبیک کہا۔ اسی طرح سیکرٹری مال مرکزیہ نے مختلف اوقات میں مناسب حال سرکلر جاری کئے۔ اور ان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات بھی دیئے۔ تا احباب جلد ادا کریں۔

کیونکہ یہ تو واضح بات ہے کہ جس شخص کے سپرد خداتعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام سپرد کرتا ہے۔ اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے۔ اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے۔ وہ دوسرے کسی کے کلام میں نہیں ہوسکتا" پس اس وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلمات پیش کرنا نہایت مناسب اور موزوں ہے اور خاکسار تو پہلے دن سے ہی اس پر عمل کرتا ہے۔ اور اسی کی جماعتوں کو تلقین کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کراچی کے ہر حلقہ میں وفد بنا کر کوشش کی۔ اور وفود نے کام کرتے ہیں سخت محنت کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کا نتیجہ ماہ جولائی کی وصولی ۱۶ ہزار تک عطا فرما دیا الحمدللہ۔

خاکسار نے کراچی کے ہر دوست کا نام جس نے سو فیصدی پورا کیا۔ یا بعض میں برائے نام کمی رہ گئی۔ ان سب کے نام دعا کے لئے حضور میں پیش کئے۔ اور وفود کے کارکنوں کے نام حضور میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت نے سب سے پہلے تو اپنا دو ہزار ادا فرمایا پھر دوسرے احباب کی طرف توجہ کی۔ چوہدری احمد مختار صاحب نے نہ صرف اس سال میں پہلے ۱۵۰۰ دیا بلکہ بقایا سابقہ میں بھی ۲۰۵۰ ادا فرمایا۔ کسی کا بقایا بھی اس کام کا حصہ ہے۔ بقایا کی وجہ سے ہی مشکلات پیش آتی ہیں۔ پس بقایا نہ رہنا سب سے ضروری ہے۔ اور یہ تو ہیں ہی خوشی اور رضا کے وعدے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں۔ ان کے بقایا رہنے کا سوال ہی نہیں چوہدری احمد مختار صاحب کے بقایا کی بروقت ادائیگی خاص کر قابل شکریہ ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

میجر شمیم احمد صاحب۔ چوہدری عبدالمجید صاحب۔ چوہدری نذیر احمد صاحب نائب سیکرٹری مال مرکزیہ۔ بشیر الدین صاحب سامی۔ شیخ نعیم الرحمن صاحب۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ حضور کا خطبہ ۱۵ جولائی پڑھ کر لجنہ اماء اللہ نے پونڈوں کی کمی کے پورا کرنے میں ۱۵۰۰ روپیہ حضور میں پیش کیا۔ میراں مان اللہ صاحب مرزا احمد صدیق صاحب سی پی ڈی۔ عبدالغنی صاحب۔ محمد سلیم خان صاحب۔ خواجہ سعید احمد صاحب عبدالرشید صاحب بٹ۔ عبدالرشید صاحب انور محمد شفیع خان صاحب عبدالخالق صاحب لدھیانوی مرزا نذیر احمد صاحب۔ شمیم احمد صاحب صدیقی نذیر احمد صاحب ساجد۔ احمد حسن صاحب فضل

عبدالعزیز صاحب چوہدری عبدالحق صاحب ورک سیکرٹری تحریک جدید ہیں۔ جنہوں نے وعدوں کے حصول میں بہت دوڑ دھوپ کی تھی۔ وہ آجکل لمبی رخصت پر ہیں۔

جماعت ربوہ

محلہ دارالصدر غربی قاری محمد امین صاحب صدر ہیں انہوں نے خود وصولی کرنے میں کوشش کی ہے۔ باوجود اس کے دفتر دوم کی وصولی میں ابھی زیادہ کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔

محلہ دارالنصر ربوہ۔ بابو محمد بخش صاحب سیکرٹری مال ہیں وصولی ۴۷ فیصدی ہے

ربوہ کے باقی محلہ جات اور دفاتر صدر انجمن و تحریک جدید نے اپنے دفتر اول و دفتر دوم کے وعدوں کو ۶۰ فیصدی تک نہیں کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عہدہ داران اور خدام الاحمدیہ نے پوری توجہ نہیں دی۔ حالانکہ جب وقت ۸ ماہ ختم ہو چکا تھا تو ان کو خود بخود توجہ دینا چاہیئے تھی۔ درآنحالیکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۱۵ و ۲۹ جون کے خطبات بھی وہ پڑھ یا سن چکے تھے۔ اب اس کا ازالہ یہی ہے کہ محلوں کے کارکنان اس آخری موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ صدر صاحبان محلہ جات و دفاتر کے انچارج افسران توجہ فرما کر ایک دو ماہ کے اندر اپنے سال رواں کے وعدے سو فیصدی پورے کریں۔ اور جن احباب کے ذمہ گزشتہ سال کا بھی کچھ بقایا ہو۔ وہ اپنے سال رواں کے ساتھ ادا کریں۔ اگر بقایا اور سال رواں یکمشت نہ دے سکیں تو سال رواں کے آخر ستمبر تک ادا کریں۔ اور بقایا اس کے بعد ۲۹ نومبر ۱۹۵۶ء تک۔ خاکسار نے ربوہ کے متعلق مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب سے بھی عرض کیا ہے کہ وہ خدام کے ذریعہ خاص کوشش کرکے ربوہ کا چندہ تحریک جدید داخل کرائیں انہوں نے کہا تھا کہ میں اجلاس بلا کر کوشش کرونگا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وعدوں کے علاوہ ربوہ کے محلہ جات و کارکنان دفاتر صدر انجمن و تحریک جدید کی اوسط وصولی ۴۴ فیصدی ہے۔ حالانکہ کم سے کم یہ وصولی ۳۱ جولائی تک ۷۰ فیصدی ہونی چاہیئے تھی۔ وصولی کی کمی زیادہ تر دفتر دوم کے وعدوں میں ہے۔ اس لئے اس آخری وقت میں خدام کو زیادہ توجہ کرنی چاہیئے

ضلع سیالکوٹ

سیالکوٹ چھاؤنی مکرمی سرفراز علی صاحب سیکرٹری مال وہ ہیں جنکو اپنے فرض منصبی ادا کرنے کے بعد سلسلہ کے کام کی خدمت کے سوا اور کوئی کام نہیں۔ انہوں نے تحریک جدید کے دفتر اول اور دوم کے وعدوں کو قریباً ۸۰ فیصدی تک ادا کرنے کی پوری جدوجہد کی ہے اور ان کے

خطوط بتا رہے ہیں کہ وہ انشاء اللہ ماہ ستمبر کے آخر تک سو فیصدی یا شائد اس سے اوپر کرلیں۔ بدوملی۔ ڈاکٹر نورالدین صاحب امیر جماعت ہیں جنہوں نے اپنے احباب کے ساتھ مل کر ۷۲ فیصدی تو داخل کر دیا ہے۔ اور ان کی مساعی سو فیصدی پورا کرنے میں مصروف عمل ہے۔

بکھو بھٹی۔ محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال جو دفتر اول و دوم کے وعدہ ۱۶۱ میں سے ۱۴۸ تو ۳۱ جولائی تک داخل تحریک جدید کرا چکے ہیں

سمبڑیال ملک غلام نبی صاحب۔ یہ وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید کے پہلے سال سے اب بائیسویں سال اور پھر دفتر دوم میں پہلے سال سے بارھویں سال تک بالعموم سو فیصدی پہلے وقت میں ہی کرتی آئی ہے۔ چنانچہ اس سال دفتر اول و دوم کا وعدہ ۲۱۷۲ تھا اور ادائیگی ۲۰۴۴ ہے جو قابل شکریہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس جماعت کے احباب خود سلسلہ کے ہی کام کا خیال رکھتے اور پوری توجہ اور فکر سے ادا فرماتے ہیں جیسا کہ جماعت باندھی سندھ کے احباب

قلعہ صوبا سنگھ۔ محمد امین صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے دفتر اول دوم کی وصولی ۷۲ فیصدی تک داخل کی ہے۔ ان کی یہ مساعی قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے خدام کو ایسی ہی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ خصوصیت سے دفتر دوم کے وعدوں کی وصولی کا کام حضور نے خود ان کے سپرد فرمایا تھا اور یہ بطور امتحان بھی تھا۔ پس جن جماعتوں کے خدام نے اسمیں لاپرواہی سے کام لیا ہے ان کے قائد یا زعیم کو چاہیئے کہ وہ اسکا ازالہ کریں یہ کام کرنیکا وقت ہے۔ مالو کے بھگت۔ چوہدری محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال کوشش تو بہت کی ہے مگر دفتر دوم کے پورا کرنے میں ابھی خاص توجہ درکار ہے۔

کھیوہ باجوہ۔ چوہدری فقیر اللہ صاحب سیکرٹری مال دفتر اول کا چندہ فصل ساونی یعنی ستمبر میں پورا ادا ہو جانا چاہیئے۔ پسرور۔ چوہدری محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال۔ دفتر دوم کے وعدوں میں بہت ترقی کی گنجائش ہے امید ہے کہ خاص توجہ دی جائیگی۔

ظفروال بابو عزیز الدین صاحب پنشنر سیکرٹری مال نوشہرہ ککے زئیاں۔ قریشی عبدالرزاق صاحب سیکرٹری مال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شروع تحریک سے ہی اس جماعت کا کام بہت اچھا ہے۔ اللھم زد فزد

چندر کے منگولے۔ حاجی اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال

بھوپال والا۔ میاں نور احمد صاحب " "

ضلع سیالکوٹ کی جن جماعتوں کے نام ۶۰ فیصدی یا اس سے اوپر ادا کرنیکے باعث دیئے گئے ہیں۔ ان سب میں وصولی کی دوڑ دھوپ میں چوہدری فضل حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کا بھی حصہ ہے۔ انہوں نے جہاں دیکھا کہ احباب لاپرواہی کر رہے ہیں وہاں انہوں نے جمعہ کے خطبہ یا دوسرے اوقات میں حضور کے ارشادات سنا کر اور تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کا احساس دلا کر کے ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔ وہ ابھی اس ضلع میں دورہ کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس ضلع میں جماعتوں کی تعداد ۵۸ ہے جو تحریک جدید کے دفتر اول و دوم میں شامل ہیں۔ لیکن مذکورہ تعداد ظاہر کرتی ہے کہ ابھی بہت کام کرنا ہے اور بہت سے احباب اور جماعتوں کا وعدہ بھی ہے کہ وہ فصل ساونی پر اپنا چندہ ادا کریں گے اور یہ فصل ماہ ستمبر یا اکتوبر میں آجاتی ہے۔ پس نہ صرف ضلع سیالکوٹ بلکہ دوسرے زمیندار احباب کو بھی جن کے وعدے دفتر اول و دوم قابل ادا ہیں۔ فصل ساونی سے اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کرنا ضروری تا وہ وعدوں کے سو فیصدی پورا کرنے میں آخری آدمی اور آخری جماعت نہ ہوں۔

لاہور

اسلامیہ پارک لاہور۔ ملک عبدالوحید صاحب سلیم سیکرٹری مال ہیں ان کی وصولی کی اوسط ۷۳ فیصدی ہے

کنال پارک لاہور اس کے سیکرٹری مال چوہدری علی محمد صاحب ہیں جن کی وصولی ۸۲ فیصدی ہے۔

لاہور چھاؤنی۔ مرزا نذیر احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید جن کا دفتر اول تو ۹۰ فیصدی ادا ہے لیکن دفتر دوم میں وصولی بہت کم ہے ۹۹%

کوچہ چابک سواراں عبدالرشید صاحب سیکرٹری مال دھرم پورہ۔ عبدالواحد صاحب سیکرٹری مال۔ ابھی آپ کو اپنے حلقہ میں کافی محنت کرنا ہوگی

مزنگ۔ صدر بابو عبدالحمید صاحب جن کی وصولی دفتر اول و دوم ۴۷ فیصدی ہے۔

سول لائن۔ اس میں صدر سید بہاول شاہ صاحب اور سیکرٹری مال بابو نور احمد صاحب ہیں انکا حلقہ بھی وسیع ہے اور وعدے دفتر اول و دوم کے قابل ہیں باوجود اس کے وصولی گو ۷۰ فیصدی سے کچھ نیچے رہی ہے۔ لیکن صدر صاحب کی مستعدی اور سیکرٹری مال صاحب کی ہوشیاری ایک دو ماہ میں سو فیصدی وعدے پورے کرنے میں کامیاب کردیگی۔ گوالمنڈی ہو کے صدر کو ابھی کافی محنت کرنا چاہیئے

براہ راست لاہور کے وعدہ کرنے والے احباب کے وعدے دفتر اول و دوم ۱۵۵۲ تھے حضور میں دعا کے لئے پیش کردیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرما کر نعم البدل دے۔

ان کے علاوہ حلقہ سنت نگر کرشن نگر۔ مصری شاہ۔ دہلی دروازہ۔ بھاٹی گیٹ۔ محمد نگر۔ ماڈل ٹاؤن۔ نیلا گنبد۔ پرانی انارکلی۔ گنج مغل پورہ۔ راج گڑھ۔ باغبانپورہ۔ سلطان پورہ۔ اس میں شک نہیں ان حلقوں نے ۳۱ جولائی تک ادا کرنے کی کوشش تو کی ہے بعض حلقوں کا حلقہ وسعت کے لحاظ سے اور بعض احباب بوجھ کی زیادتی کے سبب ۶۰ فیصدی ہونے میں کسر رہی۔ لیکن باوجود اس کے ان حلقوں نے قریب قریب ۵۰ فیصدی کے تو ادا کردیا ہے۔ لیکن وقت کے لحاظ سے یہ ادائیگی کم سے کم ۷۰ فیصدی ہونی چاہیئے تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ لاہور کے مخلص احباب اپنے وعدے سو فیصدی پورے کرنے میں پوری جدوجہد کریں گے۔ اور ایک دو ماہ کے اندر کمی پوری کردیں گے۔ بحیثیت مجموعی لاہور شہر کی وصولی وعدوں کی نسبت سے ۵۰ فیصدی ہے جو ۷۰ فیصدی ہونی چاہیئے تھی لاہور کی جماعت کے مخلص احباب اور خدام خاص توجہ دیکر دفتر اول و دوم کے وعدے قبل از ختم میعاد سو فیصدی پورے کرینگے خصوصاً ۳۰ ستمبر ۱۹۵۶ء تک

ضلع شیخوپورہ

جماعت آنبہ ضلع شیخوپورہ۔ سکرٹری مال محمد امین صاحب اور امیر جماعت سید لال شاہ صاحب
جماعت پنڈی چری سیکرٹری مال میاں عبدالرحمان صاحب
" مریدکے محمد بشیر صاحب آزاد سیکرٹری مال
" کرم پورہ سید لال شاہ صاحب امیر جماعت
" کرتو حکیم علی احمد صاحب دیہاتی مبلغ
" خانقاہ ڈوگراں شیخ فتح نصیب صاحب صدر

اس ضلع میں دفتر اول و دوم میں وعدہ کرنے والی ۵۱ جماعتیں ہیں۔ جن میں سے یہ چند جماعتیں ہیں جن کی وصولی درج کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ابھی بہت سا کام ضلع شیخوپورہ میں ہونا چاہیئے۔ کارکنان کو بیدار ہونا چاہیئے۔

ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں میں چودھری فیروزالدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید بھی وصولی میں احباب کی مدد کرتے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مرکزی کارکن اور انسپکٹر صاحبان مقامی احباب کے ساتھ مدد کرنے والے ہوتے ہیں، زیادہ کام کا حصہ مقامی عہدہ داران کو سرانجام دینا ہوتا ہے۔ اس ضلع میں کئی جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ ان کے تحریک جدید کے چندہ کی وصولی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور انہیں اب اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیئے۔ بلکہ مندرجہ بالا جماعتوں اور ان جماعتوں کے چندہ کی جن میں کمی رہی ہے۔ وہ اس ماہ اور ستمبر میں وعدے پورے کریں۔

ضلع گوجرانوالہ

اس ضلع میں چالیس جماعتیں ہیں۔ ۶۰ فی صدی ادا کرنے والی صرف لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ۔ باقی ایک بھی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے توجہ نہیں کی۔ کیا اب بھی غفلت میں وقت گذار دیا جائیگا۔

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ۔ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد بشیر صاحب چغتائی۔ دفتر اول تو لجنہ اماء اللہ کا سو فی صدی وصول ہے۔ دفتر دوم میں وصولی ۷۰ فی صدی ہے۔ محترمہ کی جدوجہد قابل شکریہ ہے۔ جزاکم اللہ۔ گوجرانوالہ کی باقی تمام جماعتوں اور ان کے وعدے کرنے والے افراد کو خاص توجہ کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ان کی جماعتوں کی وصولی دفتر اول و دوم بمشکل پچاس فی صدی تک پہنچتی ہے۔ حالانکہ اب وقت بہت کم ہے۔ پس گوجرانوالہ خاص اور ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کو خاص توجہ سے اپنے وعدے پورے کرنے ہیں۔ جبکہ گوجرانوالہ کی لجنہ ۷۰٪ ادا کر چکی ہے۔

ضلع جھنگ

ضلع جھنگ کی جماعتوں میں سے صرف گھمیانہ کی جماعت اپنے وعدوں کو ۶۳٪ ادا کر چکی ہے۔ اور اس کے سیکرٹری ماسٹر محمد رمضان صاحب ہیں۔ گھمیانہ کو ابھی ۳۷٪ سے کچھ زیادہ ہی کوشش کرنا ہوگی۔ تب وعدے سو فی صدی پورے ہوں گے۔ ضلع کی دوسری جماعتیں بھی ۶۰٪ سے نیچے رہی ہیں۔ تمام جماعتوں کو اس وقت خاص توجہ دینا ہے۔

راولپنڈی

جماعت کوہ مری کے سیکرٹری مال محمد حنیف صاحب ہیں۔ انہوں نے دفتر اول و دوم کا وعدہ ۹۰٪ داخل فرمادیا ہے۔ اسی طرح گوجر خاں کی جماعت کا وعدہ بھی دفتر اول و دوم خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ وکیل کی سرکردگی میں ۷۶٪ ہے۔

کیمبل پور

کیمبل پور کی ادائیگی ۶۷٪ ہے اور اس کے صدر مرزا عبدالرؤف صاحب ہیں۔ اور سیکرٹری مال عبدالرحمن صاحب جو کام میں کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح جماعت محمودہ کی وصولی تو ۸۷٪ ہے۔ اس کے کارکن میاں میراں بخش صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ اور جماعت کوٹ فتح خاں کے کرتا دھرتا تو مکرم ملک سلطان محمد خاں صاحب ہیں۔ جن کا اپنا وعدہ ہی ڈیڑھ ہزار سے اوپر ہوتا ہے۔ اور وہ سب بفضل خدا سو فی صدی ادا ہے۔

ضلع لائل پور

یہ زمیندار جماعتیں ہیں اور ان جماعتوں کے کارکنان نے وصولی میں توجہ دی ہے۔ اور اچھے وعدے وصول کئے ہیں۔ تاہم بھی ابھی سو فی صدی وعدے پورے نہیں ہوئے۔ یہ کمی جو سو فی صدی ہونے میں ہے۔ ۳۰ ستمبر کے جلسہ کے ہونے سے قبل پوری ہو جانی چاہیئے۔ کیونکہ ۳۰ ستمبر کا تحریک جدید کا جلسہ اسی غرض اور مقصد کے لئے ہے۔ کہ سال رواں کے دفتر اول و دوم کے وعدے مع سابقہ سالوں کے بقایا کے سو فی صدی ادا ہو جائیں۔ اس ضلع میں ۸۵ جماعتیں ہیں۔

جماعت جڑانوالہ۔ ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر
" چک ۲۴۱ ج ب حکیم عبدالرحمن صاحب وصولی ۸۳٪ ہے۔
چک ۶۰ کھیم سنگھ والا ناظر علی خاں صاحب ادائیگی سو فی صدی ہے۔
چک ۶۸ ج ب چودھری عبدالمجید خاں صاحب صدر
چودھری عبدالقیوم خاں صاحب محاسب
چک ۹۶ گ ب۔ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب اور مولوی بشیر احمد صاحب
چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا چودھری محمد عبداللہ صاحب۔ وصولی ۸۶٪ ہے۔
چک ۳۳۲ ج ب محمد ابراہیم صاحب رشید سیکرٹری مال۔ ادائیگی ۸۸٪ ہے۔
چک ۶۵ ج ب مولوی فضل الدین صاحب بنگوی وصولی سو فی صدی ہے۔
چک ۱۲۱ ج ب چودھری محمد یعقوب صاحب صدر ہیں۔ ادائیگی ۶۰٪ ہے۔
چک ۲۷۸ شیرکا۔ رائے نور محمد صاحب صدر ہیں۔ ادائیگی مشکل سے ۶۰٪ ہے۔
چک ۱۳۲ گ ب۔ چودھری محمد عبداللہ صاحب صدر وصولی ۶۴٪ ہے۔

لائل پور۔ سیکرٹری تحریک جدید چودھری فضل کریم صاحب و سیکرٹری مال ملک برکت علی صاحب وصولی ۶۱٪ ہے۔ جولائی کی وصولی بہت دیر سے داخل کی ہے۔ حالانکہ تحریک جدید کے چندے فوری داخل ہونے کے لئے کہا جا رہا ہے۔

ضلع سرگودھا

اس ضلع کی ۵۶ جماعتوں نے ابھی اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرنا ہے۔ اور اکثر دفتر دوم کا ہے۔

سرگودھا۔ مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت دفتر اول و دوم کے وعدوں میں خاص جدوجہد کی ضرورت ہے۔

ادرحمہ۔ مولوی عبدالمجید صاحب منیب۔ وصولی ۲۷٪ ہے۔

بھیرہ۔ مولوی محمد یوسف صاحب امیر جماعت وصولی ۶۰٪
قائدآباد۔ میاں نور محمد صاحب سیکرٹری مال وصولی ۶۰٪
گھوگھیاٹ میانی۔ حکیم محمد رمضان صاحب ادائیگی ۸۶٪
چک ۳۳ ج چودھری محمد عالم صاحب " ۸۷٪
چک ۳۵ ج چودھری ہدایت اللہ صاحب " ۸۷٪
چک ۷۱ ج " سلطان احمد صاحب " ۶۰٪
چک ۷۸ مولوی محمد عبداللہ صاحب " ۸۱٪
چک ۹۸ شمالی ماسٹر عطاء اللہ صاحب " ۸۵٪
چک ۹۹ شمالی چودھری غلام احمد صاحب بسرا " ۷۵٪

ضلع گجرات

اس ضلع کی ۴۲ جماعتوں کے وعدے قابل ادا ہیں۔

کھاریاں۔ چودھری عبداللہ خاں صاحب سیکرٹری مال ہیں وصولی ۸۷٪
سوک کلاں۔ غلام حیدر صاحب سکرٹری مال وصولی ۸۷٪
لالہ موسیٰ۔ مرزا حاجی اللہ دتا صاحب صدر " ۸۷٪
گھیر۔ سید محمد یوسف صاحب وصولی سو فی صدی
سدو کے جھوکے۔ مولوی احمد الدین صاحب صدر " ۷۸٪
پنڈی لالہ و مرالہ۔ چوہدری علی محمد صاحب سکرٹری مال " ۷۶٪
بھملہ۔ سید محمد یوسف صاحب صدر سو فیصدی
کنجاہ منشی احمد دین صاحب ۷۳٪

ضلع جہلم

جہلم شہزادہ محمد عثمان و عبدالرحیم صاحب ۷۱٪
دوالمیال۔ ملک استاد محمد صاحب سکرٹری تحریک جدید ۷۸٪
پنڈ دادنخان۔ ڈاکٹر ممتاز جہنی صاحب صدر ۸۰٪
ترقی۔ قریشی محمد یوسف صاحب صدر سو فیصدی
کوٹلی۔ امیر عالم صاحب سکرٹری ۷۱٪
کلر کہار۔ ملک چوہدری خاں صاحب صدر سو فیصدی

ضلع مظفرگڑھ

جماعت مظفرگڑھ کے کارکن ڈاکٹر محمد اقبال احمد خان جو خود بھی بڑھ چڑھ کر چندہ دیتے ہیں۔ ان کی وصولی ۷۰٪

اور لیہ جس کے سکرٹری تحریک جدید چوہدری فضل الرحمن صاحب ہیں۔ اور صدر ماسٹر امیر عالم صاحب ان کی ادائیگی ۶۸٪ ہے۔ ڈیرہ غازیخاں۔ محمد علی و خیرالدین صاحب سکرٹری مال ہیں۔ جن کی کوشش اور سعی سے ۶۳٪ ہے

سرحد

مانسہرہ مالی کام کرنے والے ملک محمد عمر خاں صاحب اور ان کی وصولی ۶۱٪ ہے۔ ٹوپی کے کرتا دھرتا ملک عبدالجبار صاحب ہیں۔ جو اپنا ذاتی چندہ تو وعدہ کے ساتھ ہی باوجود زمینداری کے ادا کرتے ہیں۔ اور یہ ان کا دستور شروع سے آرہا ہے۔ اور دوسرے احباب سے انہوں نے وصولی کرکے ارسال فرمایا ہے۔ جو سو فیصدی ہے
سرائے نورنگ۔ صاحبزادہ عبت اللہ صاحب سکرٹری مال وصولی ۶۳٪
مردان۔ چوہدری بشیر احمد صاحب رئیس ۶۰٪
بنوں۔ حاجی نواب زادہ محمد امین خاں صاحب امیر جماعت ۷۳٪

ضلع منٹگمری

اوکاڑہ۔ ماسٹر حاکم علی صاحب سکرٹری مال۔ اور چوہدری غلام قادر صاحب صدر انہوں نے متفق ہو کر کام کیا ہے وصولی ۸۵٪
عارف والہ۔ ماسٹر چراغ الدین صاحب صولی قریباً ۷۰٪ زیادہ تر توجہ دفتر دوم کے وعدوں پر کرنی چاہیئے۔
چک ۹۶ ۱۲-ا چوہدری فتح محمد صاحب صدر ۸۰٪
چک ۵۵ ۲-۲ چوہدری غلام سرور صاحب صدر سو فیصدی
چک ۱۱۹ کھووال۔ دفتر اول کی وصولی تو ۷۰٪ ہے لیکن دفتر دوم میں کوئی بھی شامل نہیں ہے صدر ڈاکٹر نیاز محمد صاحب ہیں۔

ضلع ملتان

ملتان شہر۔ چوہدری عبدالرزاق صاحب سکرٹری تحریک جدید اور امیر چوہدری عبدالرحمن صاحب ہیں۔ مشکل کے ساتھ وصولی ۶۰٪ ہوتی ہے۔ دفتر دوم کی طرف بہت توجہ دینی چاہیئے
ملتان چھاؤنی۔ قاضی محمد شریف احمد صاحب سکرٹری مال ہیں۔ جماعت کے دفتر اول و دوم کی ادائیگی بہت ہی کم ہے۔
دیناپور۔ شیخ محمد اسلم صاحب سکرٹری مال۔ سو فیصد کا ادا
نودھراں۔ محمد موسیٰ صاحب سکرٹری مال وصولی ۶۰٪
کبیروالہ۔ ملک محمد الدین صاحب سکرٹری مال ۶۰٪
چاہ بھاگو والا نیل کوٹ۔ چوہدری عبداللطیف صاحب صدر ۸۵٪

بہاولپور

بہاولپور۔ ملک عزیز محمد خاں صاحب صدر ۶۰٪
چک ۱۶۶ چوہدری لاب الدین صاحب صدر ۸۱٪

کوٹ فرزند علی

جھبول۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب سکرٹری مال ۶۰٪

سندھ

جماعت باندھی ضلع نوابشاہ۔ اس جماعت کا وعدہ ۲۸۸/۴ دفتر اول و دوم تھا۔ جو سکرٹری مال حاجی عبدالرحمن صاحب نے وعدہ

کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ ڈرافٹ بنک پیش کیا۔ اس کے متعلق تفصیلی نوٹ یہ دفتر پہلے شائع کر چکا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حاجی صاحب موصوف سکرٹری مال نے جماعت کے دوستوں سے کہا کہ میں اپنے پاس سے سب کی رقم ادا کر دیتا ہوں۔ آپ لوگ زمیندار ہیں۔ مجھے پھر فصل ادا کر دینا۔ چنانچہ اسی طرح پہلے بھی کرتے رہے ہیں۔ کل احباب کے وعدے ہیں ان کی تعداد ۲۱۴ ہے۔

دادو۔ پریذیڈنٹ حافظ عبدالحکیم صاحب ہیں۔ اس جماعت کی وصولی ۸۵ فیصدی ہے۔ یہ ۱۵ فیصدی رقم زیادہ سے زیادہ ماہ ستمبر میں ادا ہو جانی چاہیئے

حیدرآباد۔ صدر صاحب مکرمی عبدالغفار صاحب ہیں۔ ابھی اس جماعت کو بہت زیادہ توجہ سے وصولی کی ضرورت ہے۔ خاص کر دفتر دوم میں کمی زیادہ ہے

جمال پور۔ چوہدری جمال الدین صاحب صدر ہیں۔ اور رقم تو یہ ابتداء میں ہی ارسال کر چکے تھے۔ لیکن اس جماعت میں خط و کتابت کرنے والے دوست نہیں۔ زمیندار ہیں۔ جو بہت کم تعلیم یافتہ ہیں۔ اسلئے تفصیل نہ بھیج سکے۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ان کے وعدے اور مرسلہ رقوم کی اسم وار تفصیل مرکز کے دریافت کرنے پر بھجوائی۔ لیکن جماعت کے صدر کو سلسلہ کے کام کا درد ہے۔ یہی وجہ کہ انہوں نے وعدوں کے ساتھ ہی رقم داخل کرنے کی کوشش کی۔

کرنڈی۔ صدر عبدالحق صاحب نور ہیں۔ جنہوں نے حضور میں لکھا۔ جماعت کرنڈی کے ۳۸ مرد عورتوں نے جن میں تین دفتر اول اور ۳۵ دفتر دوم کے مجاہد ہیں۔ حضور کی دعاؤں سے تحریک جدید کے وعدے گذشتہ سال سے ڈیوڑھے بلکہ بعض نے اس سے بھی زیادہ کئے۔ اور مزید یہ کہ رقم بھی ادا کر دی نیز آٹھ نئے بھی ساتھ ملائے۔ انہوں نے بھی اپنا وعدہ اسی وقت ادا کر دیا۔ سندھ کی دوسری زمیندار جماعتوں کو اس طرف توجہ کرنا چاہیئے۔ اور اضافہ سے ادا کرنا ضروری ہے۔

نواب شاہ۔ سکرٹری مال۔ چوہدری ظفر اللہ صاحب ہیں۔ جن کا چندہ ۷۶ فیصدی ادا ہوا۔ دفتر دوم کی ادائیگی میں زیادہ توجہ کرنی چاہیئے

کوٹ عبداللہ۔ صدر اس جماعت مرزا صالح علی صاحب ہیں۔ جنہوں نے اپنا وعدہ ۵۵ فیصدی تو وعدہ کے ساتھ ہی ادا کیا اور پھر دفتر اول و دوم کے احباب سے بھی کوشش کی۔ ان کی وصولی ۸۹ فیصدی ہے اور مرزا صاحب بفضل خدا چندوں کے ادا کرنے میں دل کھول کر حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

دوہڑی۔ سید محمد حسین صاحب صدر جماعت۔ اس جماعت کی وصولی ۸۳ فیصدی ہے۔ سیکرٹری تحریک جدید بابو محمد طفیل صاحب ہیں۔ امید ہے کہ وہ اپنی جماعت کے وعدوں سے بھی زیادہ ادائیگی کریں گے۔

نوکوٹ۔ سعید احمد صاحب سیکرٹری مال

میرپورخاص۔ میر عبدالقادر صاحب سکرٹری تحریک جدید دفتر اول و دوم کی ادائیگی ۷۸ فیصدی ہے

گوٹھ امام بخش صاحب۔ چوہدری غلام نبی صاحب صدر وصولی دفتر اول و دوم ۸۳ فیصدی ہے

محمد آباد اسٹیٹ۔ محمد اسحاق صاحب اکونٹنٹ اسٹیٹ۔ دفتر اول و دوم کی وصولی ۸۴ فیصدی ہے اس میں دفتر دوم ۱۱۱۲ روپیہ ہے۔ وصولی ۹۹۲/- ہے۔ سندھ کی زمیندار جماعتوں کو در اصل وعدے فصل کپاس کے موقعہ پر ادا کر دینا مناسب ہے۔ اور یہ فصل جلسہ سالانہ یا اس کے بعد جنوری فروری میں ہو جاتی ہے۔ اگر سندھ کی تمام زمیندار جماعتیں اس فصل کے موقعہ ادا کرنے کا تہیہ کر لیں تو ان کے وعدے السابقون الاولون کی پہلی فہرست میں جو ۳۱ مارچ تک ہوتی ہے۔ ادا ہو جاتے ہیں۔

احمد آباد اسٹیٹ۔ ماسٹر غلام رسول صاحب سیکرٹری مال۔ سیکرٹری مال صاحب نے اپنے بعض نئے احباب کی شمولیت پر لکھا کہ مرکز نام مدد اطلاع دے۔ ان احباب کی اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے ذیل میں اختصاراً ان کے نام دئے جاتے ہیں۔

۱۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کی طرف سے والدین دہر دو اہلیہ صاحبہ دو پسر معہ اہلیہ اور برادر معہ اہلیہ کے شامل ہیں۔ ان سب کی رقم۔ ۱۱۷/-/-

۲۔ چوہدری غلام احمد صاحب منیجر معہ اہلیہ بچگان ۱۲۸/۸

۳۔ حافظ عبدالواحد صاحب کا وعدہ دفتر اول و دوم تو ۷۵/۴ تھا۔ اور ان کے ذمہ گذشتہ سال کا بقایا بھی ۱۱۱/- تھا۔

۴۔ میاں احسان اللہ صاحب دوکاندار معہ اہل و عیال ۱۲۶/۸

۵۔ مرزا محمد یعقوب صاحب معہ اہلیہ آپ نے اپنا وعدہ ڈبل کر کے ادا کیا۔ اور کل رقم ۵۹/- ادا کر دی

۶۔ چوہدری احسان اللہ صاحب اکونٹنٹ معہ اہل و عیال ۵۲/-

۷۔ چوہدری محمد خان صاحب معہ اہلیہ ۳۰/۸

۸۔ بابا نواب خان صاحب ۲۹/۸

۹۔ چوہدری محمود احمد صاحب معہ پسر ۳۱/-

۱۰۔ ماسٹر غلام رسول صاحب معہ پسر ۴۰/۹

۱۱۔ منشی محمد شریف صاحب ۲۲/-

یہ دین کا کام ہے جو سب کاموں پر مقدم ہے

"دوستوں کو کہا جائے کہ یا تو اتنی رقم یہاں رکھ دو اور یا دس پندرہ دن تک ادا کرنے کا وعدہ کرو یہ دین کا کام ہے۔ جو باقی سب کاموں سے مقدم ہے"

"اگر آپ لوگوں کو ادائیگی میں کوئی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑیگی"

"چاہیئے تھا کہ کہا جاتا کہ ۹ ماہ تک تم نے سستی کی ہے۔ اب تم بیدار ہو جاؤ اور وعدہ کرو"

اب تو آپ کے لئے وعدہ کے ادا کرنے کا آخری وقت قریب آگیا ہے۔ اگر آپ اب بھی توجہ کر کے ادا نہ فرمائیں تو پھر کونسا وقت آپ پر ادائیگی کا آئے گا۔

وکیل المال تحریک جدید

۱۲۔ منشی غلام محمد صاحب دوکاندار ۸/-

۱۳۔ سیٹھ نور احمد صاحب ۸/-

۱۴۔ رفیق احمد صاحب بھٹی ۵/-

۱۵۔ چراغ الدین صاحب باربر ۵/-

۱۶۔ محمد دین صاحب دھوبی ۵/-

۱۷۔ منشی محمد رفیق صاحب ۵/-

۱۸۔ منشی حفیظ احمد صاحب ۶/۸

۱۹۔ منشی غلام محمد صاحب دوکاندار ۸/-

۲۰۔ حکیم محمد اشرف صاحب ۸/-

طالب آباد سیکرٹری عبدالحمید صاحب سکرٹری تحریک جدید وصولی ۸۴ فیصدی ہے۔

چک ۲۷۰ الف۔ صوفی غلام محمد صاحب صدر اس جماعت کا چندہ تحریک جدید ۸۰ فیصدی ہے صوفی صاحب خاص کوشش کرنے والے ہیں۔

کوئٹہ:۔ اس جماعت کے قائد مجلس خدام الاحمدیہ صوفی رحیم بخش صاحب نے جدوجہد کی۔ کہ کوئٹہ کی وصولی تسلی بخش ہو جائے۔ کیونکہ وقت زیادہ گذر گیا تھا۔ اس پر عہدہ داران نے جلسہ منعقد کر کے وفود بنائے۔ اور وصولی کے لئے احباب کے وعدوں کی فہرستیں بنا کر دیں۔ اور خود صوفی صاحب موصوف۔

مرزا امیر احمد ناظم تحریک جدید و بدر عالم صاحب نائب ناظم تحریک ماسٹر محمد یٰسین صاحب سکرٹری تحریک جدید۔ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے امیر جماعت اور سکرٹری مال شیخ رحمت اللہ صاحب اور وفد کے ممبروں نے کوشش سے کام شروع کیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عرصہ میں وصولی دفتر اول -/۱۸۰۲ اور دفتر دوم -/۱۳۵۲ ہوئی۔ اس سے پہلی ادائیگی ملا کر کل -/۶۱۵۰ ہوئی۔ جو وعدہ دفتر اول -/۲۶۱۴ اور دوم کا -/۳۵۴۵ کے مقابل اوسطاً ۶۴ فیصدی ہو گئی۔ اور کارکنان سے امید ہے۔ کہ وہ اس ماہ اور اگلے ماہ میں ۳۶ فیصدی وصولی کرنے کی پوری جدوجہد کریں گے۔ اس جماعت میں دفتر اول کے ۹۲ اور دوم کے ۳۸۶ احباب وعدہ کرنے والے ہیں۔

نوٹ ۱:۔ کئی شہری اور بہت اچھی قربانی کرنے والی جماعتیں ہیں۔ جن کے وعدے افسوس ہے۔ کہ ۶۰ فیصدی بھی پورے نہیں ہوئے۔ اس لئے ان کے نام اس فہرست میں نہیں آسکے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ تمام شہری اور زمیندار جماعتیں اب اپنے وعدے ماہ ستمبر کے آخر تک سو فیصدی کرنے میں رات دن ایک کر دیں گی۔

نوٹ ۲:۔ مشرقی پاکستان کے وعدے دفتر اول و دوم چھ ہزار سے زیادہ ہیں۔ لیکن ان کی وصولی ۶ فیصدی سے زیادہ نہیں۔ اب تو مشرقی پاکستان کی جماعتوں اور افراد کو سستی۔ غفلت۔ لاپرواہی سے ایسے بیدار ہو جانا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے وعدے ۳۰ ستمبر کی شام تک یا زیادہ سے زیادہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں سو فیصدی ادا ہو جائیں۔ یہ احباب اور عہدہ داران کی عدم توجہ کا نتیجہ ہے۔ ورنہ دفتر تو متواتر جون و جولائی اور اب اگست میں بھی جگا رہا ہے۔ پس اب توجہ سے ادائیگی کرنی چاہیئے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مساجد ممالک بیرون و ٹھیکیدار صاحبان

مجلس شوریٰ ۱۹۵۲ء کے موقعہ پر حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"مسجد کی تحریک کے بارہ میں عورتوں کا جوش بڑھتا جاتا ہے لیکن مردوں کا جوش کم ہے۔ لوگوں نے وعدے کئے۔ تقریریں کیں۔ جلسے ہوئے۔ اخبارات میں تحریکیں ہوئیں۔ لیکن مسجد واشنگٹن (امریکہ) کا چندہ ۳۶ ہزار سے نہیں بڑھا"

حضور کا عزم تو یہ ہے کہ امریکہ میں کم از کم ایک ہزار مساجد تعمیر کرائیں۔ اور بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے ایک نہایت آسان لائحہ عمل تجویز فرمایا اور اس پر عمل کرنا بہت ہی بابرکت ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

آپ کے لئے نہایت آسان فیصلہ ہے کہ کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافعہ ہو اس میں سے ایک فیصدی مسجد فنڈ میں ادا کریں۔ حضور نے فرمایا:۔

"وہ اپنی آمدن کا اندازہ لگائیں اور پھر اس پر جو زیادتی ہو اس کا ½ حصہ مسجد فنڈ میں دیدیں۔ مثلاً ایک شخص کی گذشتہ سال بارہ ہزار کی آمد تھی۔ اس سال تیرہ ہزار آمد ہوئی۔ اس ایک ہزار کی زیادتی کا ½ حصہ مسجد فنڈ میں دیدے۔ اگر وہ یہ نیت کرے تو یہ کونسا بوجھ ہے؟"

اللہ تعالےٰ آپ کو تعمیل ارشاد کی سعادت بخشے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

فوری ضرورت

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کے لئے ایک تجربہ کار دستخط کلرک کی ضرورت ہے۔ جو اردو اور انگریزی میں کاروباری اور ہر قسم کی خط و کتابت کر سکتا ہو اور دفتری نظم و نسق سے بخوبی واقف ہو۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہشمند احباب صدر یا امیر جماعت مقامی کی سفارش کے ساتھ آخر اگست ۱۹۵۶ء تک درخواستیں بھجوا دیں۔ تعلیمی قابلیت اور دیگر ضروری کوائف کے علاوہ کم از کم مطالبہ تنخواہ بھی درخواست میں درج کیا جائے۔

چیئرمین اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

دورہ انسپکٹران خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ مرکز کی طرف سے مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر مرکزیہ۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر مرکزیہ۔ اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب انسپکٹر مرکزیہ کو مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مجالس کے معائنہ اور فراہمی چندہ جات مجلس کے سلسلہ میں بھجوایا جا رہا ہے۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ انسپکٹران سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور وصول شدہ رقم چندہ جات مجلس با خذ رسید ان کے سپرد کر دی جائے۔ جزاہم اللہ

(۱) مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر راولپنڈی۔ پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن

(۲) مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب ۔ بہاولپور اور خیرپور ڈویژن۔

(۳) مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ۔ لاہور۔ ملتان ڈویژن۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضور ایدہ اللہ کی حفاظت و سلامتی کیلئے صدقہ

مؤرخہ ۶؍ اگست کو موجودہ فتنہ کے شر سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حفاظت اور مکمل صحت و سلامتی کے لئے ایک بکرا لجنہ اماء اللہ حلقہ گنج مغلپورہ کی طرف سے صدقہ دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین بیگم شیخ عبدالکریم صدر لجنہ حلقہ گنج

درخواستہائے دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں نظر بہت ہی کم ہو گئی ہے اور جسمانی حالت بھی بہت کمزور ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد احمد غلہ منڈی حجڑانوالہ

(۲) میں دس یوم سے بخار مثل درد عرق النساء سخت تکلیف میں ہوں بزرگان سلسلہ سے دعا کا خواستگار ہوں۔ حافظ محمود الحق کپور تھلوی بیڈن روڈ نمبر ۱۲ لاہور

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

179

یہ منظوری تا اپریل ۱۹۵۹ء ہوگی۔ احباب نوٹ فرمائیں!

	نام	عہدہ	جماعت
۱	محمد یعقوب صاحب	سیکرٹری مال	بیروج کالونی ضلع مظفرگڑھ
۲	غلام سرور ملک صاحب	پریذیڈنٹ	″ ″
۱	چوہدری رحمت علی صاحب	پریذیڈنٹ و امین	چک ۹ شمالی ضلع سرگودھا
۲	چوہدری غلام رسول صاحب	سیکرٹری مال و محاسب	″ ″
۱	چوہدری جمال الدین صاحب	پریذیڈنٹ و امین	چک ۳۲ ضلع منٹگمری
۲	چوہدری چراغ الدین صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
۳	محمد حسین صاحب	سیکرٹری امور عامہ	″ ″
۴	مولوی جمال الدین صاحب	سیکرٹری تعلیم	″ ″
۱	چوہدری محمد صادق صاحب	پریذیڈنٹ و امین	چک ۵ ضلع منٹگمری
۲	چوہدری غلام قادر صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
۳	چوہدری منور احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	″ ″
۱	صاحبزادہ صدیق احمد صاحب	سیکرٹری تعلیم	سرائے نورنگ ضلع بنوں
۲	حبیب احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد و امور عامہ	″ ″
۳	سید گل صاحب	امین	″ ″
۱	مستری عبدالکریم صاحب	پریذیڈنٹ	لاہیکے نیویں ضلع لاہور

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ضروری تصحیح

مؤرخہ ۵/۵۶ کے اخبار الفضل میں صفحہ ۶ پر "تقرر امراء" کے عنوان کے ماتحت امراء کے ساتھ "نائب امراء" کا لفظ غلطی سے شائع ہو گیا ہے۔ وہ لفظ حذف سمجھا جائے منظور شدہ امراء ان مقامات کے منظور سمجھے جائیں جو کہ ان کے ناموں کے آگے شائع کئے گئے ہیں۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

رسالہ خالد کا خلافت نمبر

جیسا کہ اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ رسالہ خالد کا آئندہ شمارہ "خلافت نمبر" کے نام سے ستمبر کے پہلے ہفتہ میں شائع ہو رہا ہے جس میں خلافت سے متعلق جملہ مسائل کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" پوری کی پوری شائع کی جا رہی ہے۔ اس کتاب کے متعلق حضور نے ہدایت فرمائی ہے کہ ہر خادم کے لئے اس کا پڑھنا اور اس کا امتحان دینا ضروری ہے احباب کی سہولت کے لئے یہ کتاب خالد کے خلافت نمبر میں شائع ہو رہی ہے

خلافت نمبر کا حجم کم و بیش ایک سو صفحات کا ہوگا۔ اس کی قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ۱۲؍ فی پرچہ۔ لیکن جو احباب ۳۰؍ اگست ۱۹۵۶ء تک ۵۰ کاپیوں کا آرڈر اور قیمت بھجوا دیں گے انہیں یہ رسالہ ۱۰؍ فی کاپی کے حساب سے بھجوایا جائے گا۔ اپنے آرڈر جلد بھجوائیں آرڈر اور رقم مینیجر رسالہ خالد ربوہ کے نام بھجوائی جائے۔ (مینیجر رسالہ خالد ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مؤرخہ ۱۱؍ اگست کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب جماعت و خصوصاً بزرگان سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازئ عمر، صحت اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ دین محمد احمدی باغبانپورہ۔ لاہور۔

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری دفتر کارپرداز ربوہ کو اطلاع کر دیں۔

نمبر ۱۴۳۹۳ میں آمنہ بی بی زوجہ چوہدری خان بہادر قوم زمیندار پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن چک ۱۲۱ شمالی ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے دو صد روپیہ بذمہ خاوند بصورت حق مہر ہے۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو کہ بوقت فضلات ادا کردوں گی اور اگر میری موت کے وقت میری کوئی جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لہذا میرا جنازہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کیا جائے۔

الامۃ نشان انگوٹھا آمنہ بی بی۔

گواہ شد خان بہادر خاوند موصیہ۔

گواہ شد حاکم خان بقلم خود چک ۱۲۱ جنوبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔

نمبر ۱۴۳۹۵ میں حمید اللہ ولد محمد عبد اللہ صاحب قوم مہاجر پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ والدین بفضل خدا حیات ہیں میرا اس وقت ماہوار آمد پر گذارہ ہے۔ جو کہ مبلغ ۷۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تاز لیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد حمید اللہ

گواہ شد عنایت اللہ صاحب دار البرکات

گواہ شد بشارت الرحمن پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

نمبر ۱۴۳۹۶ میں کلثوم بیگم زوجہ بشیر محمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کرم پورہ ڈاکخانہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اور طلائی نقیبیاں و انگوٹھی ایک سلوتی وزنی چھ تولہ جس کی بازاری قیمت چھ صد روپیہ ہے۔ کل جائداد قیمتی سولہ صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا جو رقم میں اپنی زندگی میں وصیت کردہ حصہ میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دوں وہ اس وصیت کردہ حصہ سے مجرا کی جائے گی۔

الامۃ کلثوم بیگم بقلم خود۔

گواہ شد بشیر محمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد سید لال شاہ احمدی امیر جماعت احمدیہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۴۳۹۷ میں سماۃ مریم بیگم زوجہ میجر عارف زمان قوم احمدی پیشہ خانہ نشینی عمر ۴۳ سال۔ تاریخ بیعت اگست ۱۹۴۲ء ساکن سیالکوٹ۔ ڈاکخانہ سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری اس وقت موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری جائداد مہر میں سے مبلغ چار صد روپے واجب الادا ہیں جو سالانہ یا ششماہی ادا کرتی رہوں گی۔ میرا مہر مبلغ چار ہزار روپیہ ہے جو کہ مجھے شوہر سے لینا ہے۔

الامۃ مریم بیگم

گواہ شد میجر عارف زمان خاوند موصیہ

گواہ شد صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا موضع تکھانوالی۔

نمبر ۱۴۳۹۸ میں امام الدین ولد کالے خاں قوم راجپوت عمر ۶۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ربوہ۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۵۶/۵/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد نقد مبلغ ۸۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ [illegible] مجھے ایک مکان پختہ چک ۹۶ ضلع لائلپور میں الاٹ شدہ ہے۔ اگر اس کے حقوق ملکیت مجھے حاصل ہو گئے تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کر دوں گا بعد ادائیگی حصہ وصیت مذکورہ مکان میری لڑکی نیاز بی بی کو دیتا ہوں بقیہ اولاد کا حصہ یعنی لڑکوں کو ان کا حق دے چکا ہوں۔ اسلئے میری وفات کے بعد میری مذکورہ لڑکی کے سوا مکان سے حصہ لینے کا کسی کو حق نہ ہوگا۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا امام الدین

گواہ شد احمد علی بقلم خود گولبازار ربوہ

گواہ شد غلام حسین اوورسیر منیجر نصرت سروس کمپنی ربوہ۔

نمبر ۱۴۴۰۴ میں عبد العزیز واقف زندگی ولد چوہدری چراغ محمد صاحب قوم ڈوگر پیشہ واقف زندگی عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۶/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد بزرگوار اس وقت بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مع الاؤنس وغیرہ ۹۲/۸ ہے۔ میں تاحیات اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع باقاعدہ دفتر کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ عبد العزیز واقف زندگی

گواہ شد:۔ غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ ربوہ

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۴۴۰۵ میں نور الٰہی ولد چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۲۶/۲/۵۵ ساکن چک ۳۶ ج۔ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۷/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد پانچ ایکڑ زمین واقع چک ۲۶۷ ج۔ب ضلع لائلپور میں عارضی مستقل الاٹ ہے۔ اس کے علاوہ ایک قطعہ تعدادی دس مرلہ محلہ دس ۱۰ حصہ مشرقی ربوہ میں ہے۔ میں پانچ ایکڑ زمین کی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور دس مرلہ زمین واقع ربوہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں زمین کی اندازاً آمدنی سالانہ ۵۰۰/- روپے ہے۔ اور میری ماہوار پنشن مبلغ ۱۲/- روپے ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ نور الٰہی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد دین کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

گواہ شد:۔ محمد حسین کریانہ مرچنٹ غلہ منڈی لائلپور

نمبر ۱۴۴۰۶ میں محمد یعقوب خاں ولد چوہدری محمد خاں قوم راجپوت منج پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چک جھمرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۴۱/- روپے ہے۔ جس پر میرا گذارہ ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ . . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . اس کے علاوہ اپنی وفات تک جو جائداد میں پیدا کروں اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے وارثان اس کی ادائیگی کے پابند ہوں گے کہ وہ میری وفات کے بعد اس کی ادائیگی کریں۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں تو پھر میرے ورثاء اس کے پابند نہ ہوں گے

العبد:۔ محمد یعقوب خاں بقلم خود گواہ شد:۔ عبد الرحمن نائب سیکرٹری مال جڑانوالہ ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد انور امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ

نمبر ۱۴۰۹ میں فاطمہ بی بی زوجہ میاں محمد ابراہیم صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۲ روپے اور زیور طلائی گلوبند وزنی ۱/۲ تولہ قیمت ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائداد بھی زندگی میں ثابت ہووے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد بھی جو جائداد ثابت ہووے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی
گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ۔
گواہ شد:۔ محمد ابراہیم خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۱۰ میں حمید الدین احمد انور ولد کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ خدا زندہ موجود ہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۱۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت ہو گی۔

العبد:۔ حمید الدین احمد انور۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت
گواہ شد:۔ محمد دین محلہ دارالصدر شرقی ربوہ

نمبر ۱۴۱۱ میں رسولی بی بی زوجہ میاں مراد علی صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الرحمت ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ نقد مبلغ ۱۰۰/- روپیہ۔ کل ۳۰۰/- روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں اگر اس کے علاوہ بھی کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ مذکورہ جائداد کے علاوہ مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بھی ہے۔ میں تازیست اپنی اس آمد کا بھی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد بھی ثابت ہووے۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا رسول بی بی۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم دفتر وصیت ربوہ۔
گواہ شد:۔ مراد علی بقلم خود خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۴۱۵ میں غلام جنت زوجہ غلام مرتضیٰ قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع قطب پور ڈاکخانہ ملتان ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ تھی اور اس کے علاوہ ایک جوڑا کانٹے وزنی ڈیڑھ تولہ قیمتی ڈیڑھ صد روپیہ ۱۵۰/- اور ایک چھاپ قیمتی ۳۰ روپیہ کل میزان ۲۸۰/- روپے ہے۔ میں اس کی وصیت ۱/۳ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی

الامتہ:۔ غلام جنت بقلم خود
گواہ شد:۔ غلام مرتضیٰ خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ محمد ابراہیم بقلم خود قطب پور ضلع ملتان

اعانت الفضل

چوہدری عبد الحی صاحب آئرن مرچنٹ منڈی ٹانڈلیانوالہ نے دو معزز اور مستحق اشخاص کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مبلغ دس روپے عطا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ نیز چوہدری عبد الرشید صاحب راجپوت کمیشن شاپ منڈی ٹانڈلیانوالہ نے بھی سال بھر کے لئے ایک شخص کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ خدا تعالیٰ دونوں چوہدری صاحبان کے کاروبار میں ترقی اور برکت عطا فرمائے۔ اور اپنی پسندیدہ راہ پر چلائے۔ آمین

۲۔ جماعت احمدیہ لائل پور کے مندرجہ ذیل احباب نے پانچ پانچ روپے عطا کر کے سال بھر کے لئے ایک ایک مستحق اور معزز اشخاص کے نام خطبہ نمبر جاری کرائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان صاحبان کے جان و مال میں برکت عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا سے نوازے آمین

(۱) چوہدری غلام احمد صاحب انصاف کمپنی پرانی غلہ منڈی لائل پور
(۲) شیخ محمد عبد اللہ صاحب قادیانی کلاتھ مرچنٹ لائل پور
(۳) چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کشمیری لائل پور
(۴) ملک نذیر احمد صاحب شملہ ٹریڈنگ ہاؤس لائل پور
(۵) شیخ عزیز احمد صاحب کہکشاں پرفیومری رر
(۶) شیخ غلام محمد صاحب کلاتھ مرچنٹ ریل بازار رر

دعا ہے خدا تعالیٰ ان احباب کی نیکی کو دوسروں کی ہدایت اور اصلاح کا موجب بنائے۔ نیز شیخ محمد اکرم صاحب لیدر مرچنٹ۔ فرزند علی صاحب شیخ لال دین صاحب اور فقیر محمد صاحب چک ۵ ر ب نے بھی ایک ایک روپیہ عطا کر کے الفضل کی اعانت فرمائی ہے خدا تعالیٰ سب کو عمدہ جزا دے آمین

۳۔ مکرم سید زمان علی شاہ صاحب ساکن سمندری ضلع لائل پور نے دو اشخاص کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مبلغ دس روپے عطا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ نیز مستری محمد اسمٰعیل صاحب میاں قدرت اللہ صاحب اور عبد المجید صاحب۔ ساکنان سمندری ضلع لائل پور۔ ان تین احباب نے بھی مبلغ پانچ پانچ روپے عطا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان سب احباب کے عطیہ سے خطبہ نمبر جاری کر دیے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان سب کے مال و جان میں برکت ڈالے۔ اور ان کی نیکی کو قبول فرما کر عمدہ سے عمدہ نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

وقت کی ضرورت

منافقین کی چالبازیوں پر قابو پانے کے لئے احباب جماعت کو ہر دم ہوشیار اور بیدار رہنا چاہیئے۔ یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اگر آپ اپنے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودات اور ارشادات کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے رہیں گے تو آپ کبھی بھی غافل نہیں ہو سکیں گے اسلئے اخبار الفضل خرید کر ضرور پڑھیں

(مینیجر الفضل)

چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا خط

(بقیہ صفحہ اول)

ابھی ابھی ۳۱ جولائی لغایت ۵ اگست کے پرچے ملے۔ ۴ اگست کے پرچہ میں حضور کا اعلان پڑھا۔ اس کے پڑھنے پر یہ خاکسار گذارش کرتا ہے۔

"اندریں دیں آمدہ از مادریم واندریں از دار دنیا بگذریم" انشاء اللہ باون سال ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک چہرہ پر نظر پڑنے کی خوش نصیبی کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و رحم اور ذرہ نوازی سے یہ حقیقت ایک بچے کے دل میں راسخ کر دی کہ یہ چہرہ راستباز پہلوان کا چہرہ ہے۔ پھر جذبات کے ساتھ دلائل۔ براہین بینات کا سلسلہ شامل ہو گیا۔ اور جاری ہے۔ حضور کا وجود یوم پیدائش بلکہ اس سے بھی قبل سے اس سلسلہ کا ایک اہم جزو ہے۔ خاکسار کو یاد ہے کہ ۱۹۱۲ء میں لندن میں جس دن وہ ڈاک ملی۔ جس میں اختلاف کے متعلق مواد آیا تھا تو وہی دن ڈاک کے واپس جانے کا تھا۔ بس اتنا معلوم ہونے پر کہ اختلاف کیا ہے خاکسار نے بیعت کا خط لکھ کر ڈاک میں ڈال دیا۔ اور باقی حصہ ڈاک بعد میں پڑھا جاتا رہا۔ اس دن سے آج تک پھر محض اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم اور ذرہ نوازی سے باوجود اپنی کوتاہیوں۔ کمزوریوں اور غفلتوں کے وہ عہد جو اس دن باندھا تھا مضبوط سے مضبوط تر ہو گیا آیات اور بینات۔ انعامات اور نوازشات نے اس تعلق کو وہ رنگ دے دیا ہے۔ کہ خود دل جو اس کی لذات سے تو متواتر بہرہ ور ہوتا ہے اس کی حقیقت کی تہہ کو نہیں پہنچ پاتا۔ چہ جائیکہ قلم اسے احاطۂ تحریر میں لا سکے۔ اب جو عہد حضور نے طلب فرمایا ہے دل و جان اس کے مصدق ہیں۔ جو کچھ پہلے حوالہ کر چکے ہیں وہ اب بھی حوالہ ہے۔ ظاہری فاصلہ ہونے کی وجہ سے خاکسار یہ التجا کرنے پر مجبور ہے کہ ایسے اعلان کے ساتھ حضور یہ اعلان بھی فرما دیا کریں۔ کہ ہم اپنے فلاں دور افتادہ غلام کی طرف سے اس پر لبیک کا اعلان کرتے ہیں۔ تا یہ خاکسار کسی موقع پر ثواب میں پیچھے نہ رہ جائے حضور کو اس درجہ حسن ظن رہے گا۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اپنی کمال ستاری اور ذرہ نوازی سے خاتمہ بالخیر کی ہوس کو جو ہر مومن کی آخری ہوس ہوتی ہے پورا کرتے ہوئے فادخلی فی عبادی کی بشارت کے ساتھ اپنے ہاں طلب فرمائے گا۔ یا ابی انت و امی

طالب دعا خاکسار حضور کا غلام دستخط ظفر اللہ خاں

ربوہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۶ اگست بروز اتوار صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہو گا۔ اہالیان ربوہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسہ میں شامل ہوں۔ جلسہ کے باعث صبح دس بجے تک تمام کاروبار بند رہیں گے (جنرل سکرٹری ربوہ)

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ ثانی کے صاحبزادے منور احمد اختر لنڈن میں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کا امتحان ماہ ستمبر میں ہونے والا ہے۔ اسی طرح آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے بشیر احمد اختر ستمبر میں ایف۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت خاکسار کے ہاں ۱۷ اگست کو لاہور ایچیسن ہسپتال میں چوتھی لڑکی تولد ہوئی ہے۔ احباب نومولودہ کے خادمہ دین ہونے اور درازئ عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے دستخط کنندہ ذیل مطبوعہ شڈیول کے مطابق شڈیول ریٹ کے سربمہر ٹینڈر مقررہ فارموں پر ۳۰ اگست ۱۹۵۶ء کو بارہ بجے دوپہر تک وصول کرے گا مقررہ فارم اسی روز ساڑھے گیارہ بجے تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹینڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر کو سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمیناً لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر کے پاس جمع کرانی ہوگی
(i) ہیڈ کوارٹر آفس لاہور کی statistical برانچ کے واسطے گنجائش نکالنے کے لئے Hieghat Block کی پہلی منزل پر نئی عمارت کی تعمیر	۹۸۰۰۰/- روپے	۲۰۰۰/- روپے
(ii) ایل آر سی۔ منٹگمری سیکشن پی آئی او ڈبلیو اوکاڑہ کے تحت سالانہ مرمت معہ سفیدی اور سیمنٹ پوائنٹنگ وغیرہ برائے ۵۷-۱۹۵۶ء	۱۵۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے
(iii) ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں پچھلے ونگ کی پہلی منزل پر کمرے نمبر ۲۶ تا ۲۹ و کمرہ نمبر ۳۰ اور ۳۱ کی چھتوں کی خصوصی مرمت	۱۶۰۰۰/- روپے	۳۵۰/- روپے
(iv) لاہور میں سامان کے پلیٹ فارم پر اینٹوں کے فرش کی مرمت۔	۷۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے

صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹینڈر داخل کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ۳۰ اگست سے پہلے پہلے اپنے نام رجسٹر کرائیں۔

تفصیلی شرائط دیگر کوائف اور مطبوعہ شڈیول آف ریٹ دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں تعطیل کے علاوہ کسی دن بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم شرح کا یا کوئی اور ٹینڈر منظور کرنے کا پابند نہیں ہے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

(بقیہ صفحہ ۱) مخلصین جماعت کے خطوط

میری معرفت اب آئے۔ تو میں پھاڑ دیا کروں گا۔ اس دن سے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس سے پیچھا چھوٹا ہوا ہے۔"

(واضح رہے کہ نصر کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں معافی کا خط بھی موصول ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ معافی حقیقی ہے یا نہیں۔ بہر حال مزید تحقیقات کے بعد ہی یہ فیصلہ ہو سکے گا۔ کہ کونسا پہلو غالب ہے۔ (ادارہ)